تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

Digitized by khalafat Library Rabwah

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر اطفال الاحمدیہ ربوہ جلوس کی شکل میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں شمولیت کے لئے آ رہے ہیں۔

ظہور 1356 ہش — اگست 1977ء

ایڈیٹر
محمد شفیق قمر

Digitized by khalafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

تشحیذ الاذہان

ربوہ

ماہنامہ

ظہور ہشتہ ۱۳۵۶

اگست ۱۹۷۷ء

جلد نمبر ۲۰ ——— شمارہ نمبر ۸

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

نصیر احمد قمر ○ عبدالسمیع خان

• پبلشر: محمد شفیق قیصر • پرنٹر: سید عبدالحی

• مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

• مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ناصر آباد، جنوبی ربوہ

○

فہرست

•	روزہ اور اس کی حقیقت	صفحہ ۲
•	رمضان المبارک اور قرآن مجید	″ ۴
•	بچوں کا قابلِ تعریف شوق (اداریہ)	″ ۵
•	ہادیٔ برحق ﷺ	″ ۷
•	اُڈیبچو کہانی سنو (قسط ۳)	″ ۱۰
•	تکبر	″ ۱۲
•	شگفتہ شگفتہ	″ ۱۷
•	حضرت ابوبکر صدیق رضؓ	″ ۲۱
•	ٹیپو سلطان	″ ۲۳
•	نکھے ادیب	″ ۲۵
•	حضرت ابوالعطاء مرحومؓ (نظم)	″ ۳۰
•	ماہِ اگست۔ اسلامی تاریخ کے آئینہ میں۔	″ ۳۱
•	حکایاتِ آزاد	″ ۳۳
•	آپ کا خط ملا	″ ۳۵
•	پاکستان کے چند شہروں کی وجہ تسمیہ	″ ۳۷
•	دہر میں سب سے بڑی نعمتِ باری کیا ہے (نظم)	″ ۳۹
•	ناموں کے معنی	″ ۴۱
•	لطیفے	″ ۴۵
•	مجالس کی دوڑ	″ ۴۶
•	اعلانات	″ ۴۷/۴۸

○

چندہ سالانہ

دس روپے

قیمت فی پرچہ

ایک روپیہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

روزہ اور اُس کی حقیقت

روزہ کے لئے عربی زبان میں صَوْمٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہیں رُکنا۔ چپ رہنا۔ کہیں کہیں روزہ کے معنی صبر کے بھی بیان ہوئے ہیں جس کے معنی ہیں ضبطِ نفس، ثابت قدمی، استقلال، حدیث میں روزہ کو نصف صبر کہا گیا ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ روزہ کی نیت کے ساتھ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک بھوکا پیاسا رہنا اور دیگر کاموں سے جن سے شریعت نے منع کیا ہے رُکے رہنا۔ روزہ ہے۔ حالانکہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ یہ صرف روزہ کی ظاہری صورت ہے اور یہ عوام اور کم سمجھ آدمیوں کا روزہ ہے اس سے صرف فرض ادا ہو جاتا ہے درحقیقت روزہ کا صحیح مطلب یہ ہے کہ ان ظاہری چیزوں کے ساتھ ساتھ نفس کی ہر اس خواہش کو دبایا اور کچلا جائے جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہو۔ ظاہری خواہشوں کے ساتھ ساتھ باطنی خواہشوں اور بُرائیوں سے دل کو محفوظ رکھا جائے، زبان کو بچایا جائے۔ ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان اور خلق سب قابو میں ہوں۔ تمہارا قلب بھی اللہ کی طرف متوجہ ہو تو قالب بھی جسم اور جسم کا ایک ایک حصہ اطاعت اور فرمانبرداری میں مشغول ہو اور تمہارا نفس اس زندگی پر راضی اور مطمئن ہو۔

اللہ تعالیٰ کی مرضی کچھ چاہتی ہے اور تمہارے نفس کا تقاضا کچھ ہوتا ہے۔ کتنے کاموں سے اللہ تعالیٰ تمہیں روکتا ہے لیکن تمہارا نفس انہی کاموں کے کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ کتنی ہی باتوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے لیکن نفس انہی باتوں پر عمل کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ نفس کی یہ باغیانہ طاقت اگر ٹوٹ جائے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے جھک جائے تو عبادت والی زندگی بنانا اور گزارنا بہت آسان ہو جائے۔ پس نفس کی اس باغیانہ قوت کو توڑنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کا نیک اور متقی بندہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"جب تم میں سے کسی کا روزہ کا دن ہو تو (اسے چاہیئے کہ) فحش نہ بولے اور نہ شور کرے اور اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔" (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے:۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کو کھانا پینا چھوڑنے کی حاجت نہیں"
(بخاری)

اب آپ روزہ کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہوں گے۔ اگر روزہ کی ظاہری شرائط کے ساتھ ساتھ روزہ کی باطنی شرائط بھی پوری طرح ادا ہونے لگیں تو تقویٰ کے نور سے تمہارے دل منور ہو جائیں گے اور تم صحیح معنوں میں متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے۔ تقویٰ کا لفظ آپ بار بار سنتے ہیں۔ آپ کے دل میں سوال پیدا ہوتا ہوگا کہ تقویٰ ہے کیا؟ تقویٰ ہمارے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو ہمیں ہمیشہ بھلائی کی طرف لے جانے کی کوشش کرتی ہے اور برائی سے بچنے کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ اللہ کے حکموں کی تعمیل کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور اس کے احکام کے خلاف عمل کرنے سے روکتی ہے۔ ہمارے دلوں میں نیکی اور گناہ دونوں طرح کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اگر تقویٰ کی قوت ہمارے دل کے اندر موجود ہے تو وہ ہمیشہ ہمارے نیکی کے جذبات کو ابھارے گی اور گناہ کے جذبات کو دبائے گی۔ جب یہ قوت اور کیفیت ہمارے دلوں کو حاصل ہو جائے گی تو ہماری زندگیاں نیکیوں کا مجموعہ بن جائیں گی اور گناہوں کی گندگی سے وہ پاک ہو جائیں گی۔ پھر صحیح معنوں میں ہماری زندگیاں حیات اور پرہیزگاری والی زندگیاں ہوں گی۔ اور ایسی ہی زندگیاں بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر اور ہم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:-

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝" (البقرہ ع ۲۳)

یعنی اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسے کہ تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا تاکہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو۔

قرآن کریم کی اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ روزہ جس طرح ہم پر فرض ہے اسی طرح ہم سے پہلی امتوں پر بھی فرض تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام ہمیشہ متقی رکھنے کی بھی تعلیم دیتے رہے۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام خود روزہ رکھتے تھے اور ان کے پیچھے ماننے والے بھی روزے رکھتے تھے۔

پس احمدی بچوں کو اس مبارک مہینہ میں کثرت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور ہمیشہ خدا کی رضا کے مطابق چلنا چاہیئے اور یہ عہد کریں کہ اس مبارک مہینہ میں ہم اپنی کوئی نہ کوئی بُری عادت ترک کر کے صحیح معنوں میں اطفالِ احمدیت بنیں گے۔ (بھائی جان)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

رمضان المبارک اور قرآن مجید

محمد شفیق قیصر

پیارے بچو! رمضان کے مبارک مہینے کو قرآن مجید سے ایک خاص نسبت ہے۔ قرآن مجید اسی بابرکت مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ" (البقرہ)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا تھا۔ وہ لوگوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور وہ کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔

ہر رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام (خدا تعالیٰ کا وہ فرشتہ جس کا کام خدا تعالیٰ کا پیغام نبیوں تک پہنچانا ہے) قرآن کریم کا جس قدر حصہ نازل ہو چکا ہوتا وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دہرا سناتے تھے۔ جس سال حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس سال رمضان المبارک میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کے دو دور مکمل فرمائے۔

یہی وہ مبارک راتیں ہیں جن میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سرور کائنات ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے بیٹے تھے۔ بیان فرماتے ہیں کہ:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینہ میں پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت فرماتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک میں ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے۔ آپؐ سے مل کر قرآن کو دہراتے تو جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ کی سخاوت تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔" (بخاری و مسلم)

عزیز بچو! آپ کو اس حقیقت کا اچھی طرح علم ہے کہ قرآن مجید ہدایت ہے۔ کن لوگوں کے لئے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یعنی یہ ہدایت متقی لوگوں کے لئے ہے۔ یعنی جن کو تقویٰ کی دولت نصیب ہوئی ہے اور (باقی صفحہ پر)

Digitized by khalafat Library Rabwah

اداریہ

بچوں کا قابلِ تعریف شوق

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بچوں کو روزہ رکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ وہ بڑوں کی دیکھا دیکھی روزہ ضرور رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کا یہ شوق اس لحاظ سے تابلِ تعریف ہے کہ وہ نیکی میں بڑوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے لیکن اس شوق کے پورا کرنے میں اسلامی حکم کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے رمضان المبارک میں روزے رکھنا بالغ مردوں اور عورتوں پر فرض کیا ہے۔ بچوں پر نہیں۔ یعنی جب ایک بچہ بڑا ہو کر اٹھارہ سال کا ہو جاتا ہے تب جا کر اس پر روزہ فرض ہوتا ہے اس سے پہلے نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ عبادت تو ضرور ہے لیکن ذرا سخت قسم کی عبادت ہے۔ چھوٹے بچوں کے لئے اسے برداشت کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اور روزہ اگر اسے برداشت کر بھی لیں تو اس سے ان کی نشوونما پر اثر پڑنے کا ڈر ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بچوں کے لئے روزہ کو فرض قرار نہیں دیا۔ ہاں اسلام نے اس بات کا انتظام کیا ہے کہ بچے بھی روزے کے ثواب سے بالکل محروم نہ رہیں۔ اس نے اجازت دی ہے کہ ذرا بڑی عمر کے بچوں کو ۱۰ سال کی عمر سے پہلے ہی مشق کیلئے کبھی کبھی روزہ رکھوا دینا چاہیئے۔ یعنی بارہ سال کی عمر میں اور اس کے بعد بچے بھی کبھی کبھی روزہ رکھ سکتے ہیں تاکہ انہیں روزہ رکھنے کی عادت پڑے اور جب وہ اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو پھر رمضان کے مہینے میں آسانی سے روزے رکھ سکتے ہیں۔

بچوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچپن میں پہلا روزہ رکھنے کی اجازت دی تو اس وقت آپؓ کی عمر گیارہ یا بارہ سال کی تھی۔ اس کے بعد آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت سے کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ باقاعدگی سے اور مسلسل روزے رکھنے۔ آپ نے اس وقت شروع کئے جب آپ اٹھارہ سال کے ہو گئے۔

سو چھوٹے بچوں کو چاہیئے کہ وہ محض شوق پورا کرنے کی خاطر روزے نہ رکھا کریں ہاں جب ان کی عمر دس بارہ سال کی ہو جائے تو وہ اپنے والدین کی اجازت سے کبھی کبھی روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اسلام نے جو حکم بھی دیا ہے ہمارے فائدہ کے لئے دیا ہے۔ ثواب اسی میں ہے کہ اسلام کے حکم کی پابندی کی جائے ہاں نیت ہمیشہ یہ رکھنی چاہیئے کہ ہم بڑے ہو کر روزے ضرور رکھیں گے اور اس فرض سے کبھی غافل نہ ہوں گے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بچوں کو چھوٹی

Digitized by khalafat Library Rabwah

عمر میں روزہ رکھے بغیر اس کا ثواب ضرور مل جائے گا اور جب وہ بڑے ہوں گے تو خدا تعالیٰ انہیں باقاعدگی سے روزے رکھنے کی توفیق دے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب بچوں کو روزوں سے متعلق اسلامی حکموں پر چلنے اور ان کی پوری پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

"رمضان مبارک اور قرآن مجید" بقیہ صفحہ ۴

تقویٰ کا حاصل کرنا ہی روزوں کا مقصد ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

تقویٰ کی دولت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ آپ قرآن کریم سے بہت ہی پیار کریں اور ان مبارک دنوں میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کریم کریں کیونکہ قرآن کریم سے جتنا بھی تعلق بڑھایا جائے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ ہدایت اور راہ نمائی حاصل کرنے کا بے خطا اور بہترین ذریعہ ہے

پس! کتنے ہی خوش قسمت ہیں وہ اللہ کے پیارے بندے جن کی مبارک زبانوں پر ان مبارک راتوں میں اللہ کا کلام ہے۔ کبھی پڑھ رہے ہیں، کبھی سن رہے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے حافظہ کی نعمت عطا فرمائی ہے تو سنا رہے ہیں۔ الٰہی مسجدیں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھی جا رہی ہیں تو الٰہی گھر میں نفلی نماز میں خدا کے حضور قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہے کبھی قرآن کھلا ہے اور اس کی تلاوت سے دل کا سرور اور آنکھوں کا نور بڑھ رہا ہے اور کبھی مسجد میں درسِ قرآن میں بیٹھے اس کے مطالب و معانی سن کر خدا کی حمد کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ مسجدیں آباد ہیں تو گھر میں بھی رکوع و سجود، ذکر اور تلاوت کی بہار ہے۔ کچھ کھایا جاتا ہے تو اس لئے کہ عبادتِ الٰہی کی قوت حاصل ہو کچھ سویا جاتا ہے تو اس لئے کہ نماز اور تلاوتِ قرآن اور درسِ قرآن کے وقت نیند نہ آئے۔

پس اے بچو! ان مبارک ایام سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ اور قرآن کریم کثرت سے پڑھو۔ خدا کے حضور جھک کر نوافل نماز پڑھنے کی عادت ڈالو کہ بچپن میں جو عادتیں بھی آپ ڈالیں گے وہ آخر عمر تک آپ کے ساتھ جائیں گی پس دعاؤں سے کام لو۔ کثرت سے دعا کرو اپنے حال کے لئے اپنے مستقبل کے لئے اپنے وطن کے لئے اپنے والدین کے لئے اپنے عزیزوں کے لئے۔ اور سب سے بڑھ کر اسلام کے تمام دنیا میں غالب آنے کے لئے کہ خدا وہ دن جلد لائے۔ جب ہم خلافتِ احمدیہ کی برکت سے تمام دنیا میں قرآن مجید کی مثالی کو حلقہ گرد دیکھیں۔

(آمین ثم آمین!)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم

نصیر احمد قمر۔ نائب مدیر

عزیز بچو! مخالفین اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے محض حکومت اور طاقت حاصل کرنے کے لئے نبوت کا ڈھونگ رچایا تھا۔ ورنہ آپ خدا کی طرف سے سچے اور راست باز نہ تھے اور زیر آپ کی صداقت کی کوئی دلیل نہ دیتے ہے ——— دشمنانِ اسلام کے اس خطرناک جھوٹ کا جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ اسے دھیان سے پڑھیں اور حضورؑ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہادیٔ برحق ہونے کے جو دلائل بیان فرمائے ہیں۔ انہیں ہمیشہ یاد رکھیں۔

(نوٹ: خط کشیدہ الفاظ کے معانی قوسین میں درج کئے گئے ہیں۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا۔ اور صراط مستقیم کو بھول بھلا کر ہر یک فرقہ نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا ——— عرب میں بت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا۔ ہند میں علاوہ بت پرستی کے اور صدہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی۔ اور انہی دنوں میں کئی پوران اور کشنک کہ جن کے رد سے بیسیوں خدا کے بندے خدا بنائے گئے اور اوتار پرستی کی بنیاد ڈالی گئی تصنیف ہو چکی تھی اور بقول پادری ہوٹ صاحب اور کئی فاضل انگریزوں کے ان دنوں میں عیسائی مذہب سے زیادہ اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

کوئی مذہب خراب نہ تھا۔ اور پادری لوگوں کو بدچلنی اور بداعتقادی سے مذہب عیسوی پر ایک سخت دھبہ لگ چکا تھا اور مسیحی عقائد میں نہ ایک نہ دو بلکہ کئی چیزوں نے خدا کا منصب لے لیا تھا۔

پس آنحضرتؐ کا ایسی عام گمراہی کے وقت میں مبعوث ہونا کہ جب خود حالت موجودہ زمانہ کی ایک زبردست معالج اور مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایت ربانی کی کمال ضرورت تھی، اور پھر ظہور فرما کر ایک عالم کو توحید اور اعمالِ صالحہ سے منور کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو ام الشرور ہے۔ قلع قمع فرمانا۔ اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرتؐ خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے۔

سچا ہونا ان کا تو اس بات سے ثابت ہے کہ اس عام ضلالت کے زمانہ میں قانونِ قدرت ایک سچے ہادی کا متقاضی تھا اور سنتِ الٰہیہ ایک رہبرِ صادق کی مقتضی تھی۔ کیونکہ قانونِ قدیم حضرت رب العالمین کا یہی ہے کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور صعوبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمتِ الٰہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے ——— جیسے جب امساکِ باراں سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے تو آخر خداوندِ کریم بارش کر دیتا ہے۔ اور جب وبا سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں تو کوئی صورت اصلاحِ ہوا کی نکل آتی ہے۔ یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے ——— اور جب کسی ظالم کے پنجہ میں کوئی قوم گرفتار ہوتی ہے تو آخر کوئی عادل اور خیر یا رئیس پیدا ہو جاتا ہے ——— پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندہ کو بصیرتِ کاملہ عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے اس کی اصلاح کرے۔

اس میں اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار جو تمام عالم کا ہے اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے اور آسرے سے ہے کبھی اپنی فیضان رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بیکار اور معطل چھوڑتا ہے۔ بلکہ ہر یک صفت اس کی اپنے موقعہ پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ پس جبکہ اندھے تجربہ نے کسے اس بات پر قطع واجب ہوا کہ ہر یک آفت کا غلبہ توڑنے کے لئے خدا تعالیٰ کی

Digitized by khalafat Library Rabwah

وہ صفت جو اس کے مقابلہ پر پڑی ہے ظہور کرتی ہے۔ اور یہ بات تواریخ سے اور خود مخالفین کے اقرار سے اور خاص قرآن مجید کے بیان واضح سے ثابت ہو چکی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت میں یہ آفت غالب ہو رہی تھی کہ دنیا کی تمام قوموں نے سیدھا راستہ توحید اور اخلاص اور حق پرستی کا چھوڑ دیا تھا۔ اور نیز یہ بات بھی ہر یک کو معلوم ہے کہ اس فساد موجودہ کے اصلاح کرنے والے اور ایک عالم کو ظلمات شرک اور مخلوق پرستی سے نکال کر توحید پر قائم کرنے والے صرف آنحضرت ہی ہیں۔ کوئی دوسرا نہیں۔ تو ان سب مقدمات سے نتیجہ یہ نکلا کہ آنحضرت خدا کی طرف سے سچے ہادی ہیں۔"

مشکل الفاظ کے معانی: (۱ و ۲) ہندوؤں کی کتب (۳) بزرگوں کی پرستش کرنا (۴) بھلائیوں کی ماں، برائیوں کی جڑ، اصل (۵) بارش کا نہ ہونا (۶) انتہائی درجہ (۷) نہیں روکتا۔

○

خدمتِ خلق

ناظمینِ اطفال، اطفال کو خدمتِ خلق کی طرف توجہ دلائیں۔ خدمتِ خلق میں
• محتاجوں کی امداد • بیماروں کی تیمارداری • مسافروں کو راستہ بتانا
اور ان کے بوجھ کو اٹھا کر منزل مقصود تک پہنچانا • ہمسایوں کو سودا سلف لا کر دینا • پیاسوں کو پانی پلانا • کسی کو دکھ نہ پہنچانا • اور یہ کہ اپنی زائد کتابیں، اشیاء یا کپڑے اپنے ضرورتمند بھائیوں کو دے دینا شامل ہے۔

اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی ہے۔ مجالس خدمت خلق کے کاموں کی رپورٹ بھی مرکز میں ارسال فرمائیں

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

(قسط ۳)

آؤ بچو! کہانی سنو!

جناب رحمٰن خالد۔ لائلپور

صفت

ہم نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی۔ اس سید المرسلین، سید الانبیاء سید الاولین والآخرین کے سلسلہ کو قیامت تک قائم رکھنے کے لئے آپ نے کیا پیدا لیست کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سردار دو جہاں کی غلامی میں کروڑوں ایسے غلام قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے جو صف باندھ کر نیکی کے رستہ میں جہاد کرنے والے ہوں گے۔

ہم نے عرض کیا۔ ان غلاموں میں بعض غلامانِ محمدؐ کی سب سے بڑی صفات کیا ہوں گی؟ فرمایا کہ وہ تمام اعلیٰ صفات جن کے شرف میں صف آتا ہے۔ ان میں پائی جاتی ہوں گی۔ یعنی وہ صادق ہوں گے، صادق المعہد ہوں گے۔ صابر ہوں گے۔ صدق و صفا ان میں پایا جاتا ہوگا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں گے۔ صالح اور مصلح کرانے والے ہوں گے۔ نہ صرف صادق ہوں گے بلکہ صدیق یعنی ہر حالت میں سچ پر قائم رہنے والے ہوں گے۔ سچ کو دیکھ کر جھک جانے والے، محبت کے رنگ میں رنگین، صحیح العقیدہ صحیح العقل، صدق دلی سے پیش آنے والے، صدقہ و خیرات کرنے والے۔ صراطِ مستقیم پر چلنے والے، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے بچنے والے۔ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر، صفی اللہ یعنی حضرت آدمؑ کے جانشین، صلِّ علیٰ کا ورد کرنے والے، صمصام حق کے راستہ میں منہ پھیرنے والی تلوار۔ صمیم عزم کے مالک۔ صوفی یعنی متقی، پرہیزگار، پارسا اور عابد زاہد ہوں گے۔

صف

Digitized by khalafat Library Rabwah

اس پر ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شعر یاد آگیا

"صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
یہ جنتی دنا کے پانے کی دنیا میں یہی پیمانے دو"

- ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ اُمّتِ محمدیہ کے سب افراد صِ
- مثال صفات سے متصف ہوں گے؟ فرمایا۔ نہیں۔ اُمّت دو گروہوں میں بٹ جائے گی۔ ——— زُمَر
- اعلیٰ گروہ اور سبقت لے جانے والا گروہ وہ ہوگا جس کا ہر فرد مومن ہوگا۔ ——— مُؤمِن
- ان مومنوں کا تعلق اور تعلق خدا سے اسی قدر تعلق ہوگا کہ ان کی رُوحیں خدا کو سجدہ کرتی ہیں گی۔ ——— حٰمٓ سَجْدَة
- ان مومنوں کے اہم کام آپس میں مشورہ سے طے ہوں گے ——— شُوریٰ
- وہ دین کو دُنیا پر اس درجہ پر مقدم کریں گے کہ سونے کو بالکل حقیر سمجھیں گے۔ ——— زُخرُف
- یہاں تک کہ اس کو دُنیاوی ترقی کے لئے اتنا ہی نقصان دہ یقین کریں گے جس طرح کہ دھواں ——— دُخَان
- جس قوم نے بھی دُنیا سے پیار کیا وہ گھٹنے کے بل گرا کرتی ہے ——— جَاثِیَة
- اچانک ساری نگاہیں ایک قوم کی طرف اُٹھیں جو احقاف کی وادی میں گھٹنوں کے بل گری ہوئی تھی۔ ——— اَحْقَاف
- اس پر ——— دل میں ایک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ وہ کون صاحبی ہے جس کی اُمّت بحیثیت مجموعی دُنیا سے پیار کر کے گھٹنوں کے بل نہیں گرے گی؟ فرمایا۔
- محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) ——— مُحَمَّد

(باقی آئندہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

تکبر

جناب ابوالشہید (چوہدری) عبدالرب غیرت

"وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ" (سورۃ لقمٰن)

ترجمہ: اور زمین میں تکبر سے مت چل اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔

؎ "اے کرم خاکی چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرت رب غفور کو"

؎ "کبر سے نہیں ملتے وہ دلدار
ملے جو خاک میں اس کو ملے وہ یار"

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! یہاں اور بے شمار روحانی بیماریاں ہیں مثلاً عیبت، حسد، بغض، کینہ، تعصب وغیرہ ہیں۔ ان میں سے سب سے خطرناک روحانی بیماری تکبر ہے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں دو طرح کے اخلاق بیان فرمائے ہیں۔ ایک کا نام اخلاق فاضلہ اور دوسرے کا نام اخلاق سیئہ رکھا ہے اخلاق فاضلہ سے مراد وہ فعل خلق ہے جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور اخلاق سیئہ سے مراد وہ فعل خلق ہے جن کے کرنے سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے مثلاً تکبر، چوری، جھوٹ بولنا بدظنی، بددیانتی وغیرہ۔

تکبر کے معنی غرور، فخر اور شیخی اور اپنے آپ کو دوسرے سے بلند خیال کرنا ہے۔ اس کی بے شمار اقسام ہیں مثلاً علم کا تکبر، دولت کا فخر عہدے کا ناز، اولاد کا غرور، طاقت کا تکبر وغیرہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تکبر کرنے سے منع فرمایا ہے یہ صرف خدائے بزرگ و قدوس کا حق ہے کہ وہ اس پر فخر کرے۔

بڑی پیاری مثال قرآن پاک نے ہمیں عمل کرنے کے لئے دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ کیا تم زمین پر اکڑ اکڑ اس لئے چلتے ہو کہ اس کو دبا دو گے حالانکہ تم خدا کی مخلوق ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کو اپنی چال میں بھی عاجزی اختیار کرنی چاہیئے اور قرآن مجید کی سورۃ لقمان کی آیات کا جو ترجمہ اوپر درج کیا گیا ہے اسے پڑھیں۔ جو

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت ہے۔ اس نصیحت سے پتہ چلتا ہے کہ اوّل انسان کو عاجزی سے چلنا چاہیئے۔ اور دوسرے اللہ تعالیٰ فخر کرنے والوں اور شیخی بگھارنے والوں کو قبول نہیں کرتا۔ اور نہ ہی وہ خدا کا مقرب بن سکتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔" (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی کہ:۔

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔"

اسی لئے آپؑ نے اپنے ماننے والوں سے بیعت کے وقت یہ عہد لیا کہ:۔

"یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔"

(خادم شرائط بیعت)

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بھی تکبر کیا گیا۔ قرآن پاک اس واقعہ کو یاد دلاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تمام فرشتے آدمؑ کی پیدائش پر خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ کریں تو ابلیس نے انکار کیا اور اپنی پیدائش کے سلسلہ میں "اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ" کا متکبرانہ نعرہ لگایا جس کے نتیجہ میں قیامت تک وہ خدا کے مقربین سے علیحدہ ہو گیا اور جہنم میں داخلی حصہ دار بن گیا۔

پھر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جب طوفانِ نوح آیا تو آپؑ کے بیٹے نے تکبر کیا جسے طاقت اور قوت کا غرور تھا۔ چنانچہ اس نے کہا:۔

"میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا کیا اس پر بھی طوفان آجائے گا؟"

لیکن اللہ تعالیٰ نے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں تک پانی چڑھا دیا اور وہ غرق ہو گیا۔ اس کا غرور اور تکبر خاک میں مل گیا اور وہ خدا کے قرب سے محروم رہا۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آیا۔ تو فرعون نے تکبر کا نعرہ لگایا اور کہا:۔

"اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی!"

کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں۔ یعنی اس نے اپنی دولت اور حکومت پر فخر کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو تمام بادشاہت کا مالک اور ہر قسم کی عزت دینے والا ہے اسے دریائے نیل میں غرق کر دیا اور آج تک اس کی لاش قاہرہ (مصر) کے عجائب گھر میں نشانِ عبرت کے طور پر موجود ہے

ہمارے محبوب و محسن آقا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

بھی متکبر لوگ پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک کا ذکر آپ نے فرمایا جو طاقت و مال اور بڑا جتھہ رکھتا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اس کا غرور ایک مکھی کے ذریعہ خاک میں ملا دیا اور ان بچوں کے ہاتھوں قتل کرا کر دائمی غضب الٰہی کا مورد بنا دیا۔

تکبر ایک ایسا گناہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"تکبر اور ایمان ایک دل میں
جمع نہیں ہو سکتے"

گویا تکبر کرنے والا انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کا حقیقی بندہ بن سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے منظوم کلام میں فرمایا ہے:۔

اے کرم خاکی چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا نہیں ہے کبر حضور کو"

دوسرے نمبر پر تکبر ہی وہ بڑا گناہ ہے جو سب سے پہلے کیا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تفصیل اپنی کتاب "نزول المسیح" میں اس طرح فرمائی ہے:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچیں کیونکہ تکبر ہمارے خدا ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر شاید تم نہیں سمجھو گے کہ تکبر کی چیز ہے

میں تم سے سچ کہتا ہوں خدا کا روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم، زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت
بدنی پر غرور کرتا ہے یا اچھے حسن
اور جمال اور قوت اور طاقت پر
نازاں ہے اور اپنے بھائی کو سمجھتا
اور استہزاء سے حقارت آمیز نام
رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب
لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر
ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر
ہے کہ جو ایک دم میں اس پر ایسے
بدنی عیوب نازل کر سکے کہ اس بھائی
سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس
کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز
تک اسی کے قویٰ میں برکت دے
کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں
کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔
ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں
پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست
ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوموں
اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے
شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں
کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو!
ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو
کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر
میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو
ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے مقابلہ

لفظ کی تکبر کے ساتھ تضحیک کرتا ہے
اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک
شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع
سے سننا نہیں چاہتا اور نہ غیر
لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک
حصہ پایا ہے۔ ایک شخص جو دعا
کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے
دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک
حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے
مامور اور مرسل کی باتوں کو غور
سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں
کو خود سے نہیں پڑھتا اس نے بھی
تکبر سے ایک حصہ پایا ہے سو
کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم
میں نہ رہے تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ
اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت
نجات پاؤ۔ خدا کی طرف تھکو اور
جس قدر دنیا میں کسی سے محبت
ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس
قدر دنیا میں انسان کسی سے ڈر
سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔
پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور
غریب اور مسکین اور بے شر بنو
تم پر رحم ہو۔

(نزول المسیح۔ صفحات ۲۴۔ ۲۵)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک جگہ پھر آپؑ نے فرمایا اور یہاں تک فرمایا کہ :-

"میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ اپنی پرستش کرتا ہے"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء)

آپؑ نے جماعت کو مذکورہ بالا گناہ سے بچنے کی تاکید و نصیحت اپنے منظوم کلام میں بھی فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:-

"گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
دیکھو تم کو ملے گا اس میں ہی عزّ و وقار"
کبر کی عادت بری ہوتی ہے سب سے بد تر
آؤ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ
خدا تعالیٰ اپنی خاص رحمت و کرم سے ہر رنگ کے
تکبّر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ اور اپنی رضا کی
راہوں پر چلائے۔ اور اس کے بدلے میں وہ نعمتیں
عطا کرے۔ جس کا اس نے اپنے کلام پاک میں
وعدہ فرمایا ہے۔ آمین ثم آمین!

"قرآن مجید" معلومات کے آئینہ میں!

پہلی وحی: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ط

کل مدتِ نزول: ۲۲ سال ۵ ماہ کل کاتبانِ وحی: ۴۰ صحابہ کرامؓ

پارے: ۳۰، منزلیں: ۷، سورتیں: ۱۱۴، رکوع: ۵۴۰، کل آیات: ۶۶۶۶،
کل حروف: ۳۲۳۷۶۰، کل کلمات: ۸۶۴۳۰، سجدے: ۱۴ مقامات

کل حرکات: زبر ـَ ۵۳۲۲۳، زیر ـِ ۳۹۵۸۲، پیش ـُ ۸۸۰۴، شد ـّ: ۱۲۷۴
نقاط ـ: ۱۰۵۶۸۴، مدات ـّ: ۱۷۷۱،

الف ـ ۴۸۸۷۲ ب ـ ۱۱۴۲۷ ت ـ ۱۱۹۵ ث ـ ۱۲۷۶ ج ـ ۳۲۷۳
ح ـ ۹۷۳ خ ـ ۲۴۱۶ د ـ ۵۶۰۲ ذ ـ ۴۶۷۷ ر ـ ۱۱۷۹۳
ز ـ ۱۵۹۰ س ـ ۵۹۹۱ ش ـ ۲۱۱۵ ص ـ ۲۰۱۲ ض ـ ۱۳۰۷
ط ـ ۱۲۷۷ ظ ـ ۸۴۲ ع ـ ۹۲۲۰ غ ـ ۲۲۰۸ ف ـ ۸۴۹۹
ق ـ ۶۸۱۳ ک ـ ۹۵۰۰ ل ـ ۳۴۳۲ م ـ ۵۶۵۳۵ ن ـ ۲۰۱۹۰
و ـ ۲۵۵۳۶ ہ ـ ۱۹۰۷۰ لا ـ ۳۷۲۰ ی ـ ۲۵۹۱۹

کل سورتیں: ۱۱۴، مکی سورتیں: ۶۵، مدنی سورتیں: ۱۸، اختلاف: ۳۱،

Digitized by khalafat Library Rabwah

فتنہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ رات کو ایک جگہ قیام فرمایا۔ حفاظت کا ذمہ دو صحابیوں نے اٹھایا۔ ایک انصاری حضرت عباد بن بشیرؓ اور ایک مہاجر حضرت عمار بن یاسرؓ تھے۔ حضورؐ نے انہیں ہدایت دے دی۔ دونوں نے رات کے حصے مقرر کر لئے۔ رات کے پہلے حصے میں انصاری نے جاگنا تھا اور دوسرے حصہ میں مہاجر نے جاگنا تھا۔ اور یہ طے پایا کہ اگر کوئی خطرہ ہو تو جاگنے والا دوسرے کو جگا لے۔

پہلے حصہ میں حضرت عباد بن بشرؓ ڈیوٹی دینے لگے۔ پھر انہوں نے نماز شروع کر دی۔ دشمن کی طرف سے ایک شخص آیا۔ اس نے ایک آدمی کو کھڑے دیکھا تو تیر مارا۔ لیکن انصاری نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی۔ اس طرح دو

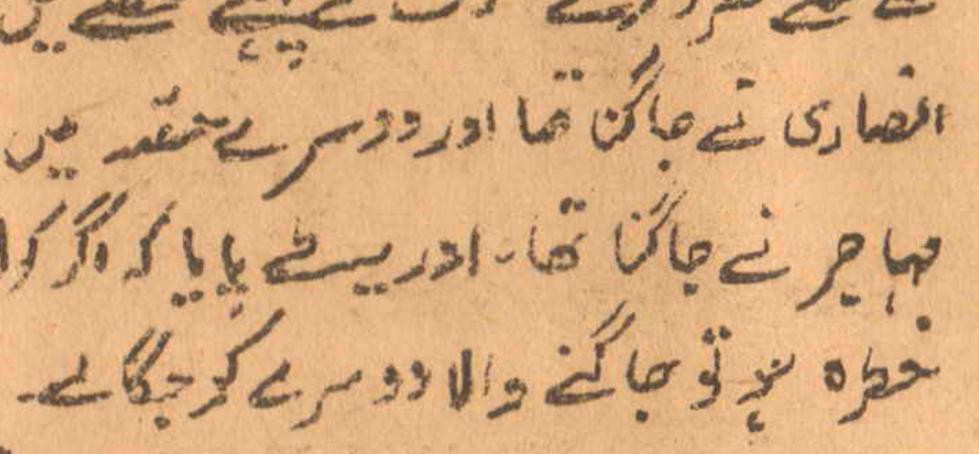

تیر دشمن نے اور مارے تینوں تیر ان کے لگے۔ مگر انصاری نے تینوں تیر نماز کے دوران ہی نکال دیئے اس کے بعد رکوع اور سجدے کئے اور نماز بڑے اطمینان سے مکمل کی۔ دشمن دیکھتا رہا۔ نماز سے فارغ ہو کر اس نے اپنے دوسرے ساتھی کو جگایا۔ دشمن نے جب دو آدمیوں کو دیکھا تو وہ ڈر کر بھاگ گیا۔

دوسرے ساتھی نے جب انصاری کے جسم سے خون بہتے دیکھا تو فرمایا۔ "سبحان اللہ! تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟" تو حضرت عباد بن بشرؓ نے جواب دیا۔ "میں نے سورۃ کہف شروع کی ہوئی تھی۔ میرا دل نہ چاہا کہ میں درمیان میں ہی نماز ختم کر دوں۔ پھر مجھے یہ بھی ڈر تھا کہ دشمن اگر یونہی تیر چلاتا رہا تو میں کہیں مر نہ جاؤں اور اپنا فرض ادا کرنے سے محروم نہ رہ جاؤں۔ اس لئے میں نے نماز دیر سے ختم کی تاکہ میری وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچے

اگلے

Digitized by khalafat Library Rabwah

اُن کو "ستارے" قرار دیا ہے
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحابہؓ
کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)
(خالد محمود۔ کنری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرماتے ہیں:۔

"لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا
وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت
سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی ایک
روز بارش ہوئی تو پتھروں اور
درختوں پر بھی ہوئی تو اس کے
دل میں یہ اعتراض پیدا ہوا کہ
ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور
باغوں کے واسطے ہے یہ کیا بات
ہوئی کہ پتھروں پر بھی بارش
ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے اس کا سارا
دل پانی سے بھر دیا۔ آخر وہ بہت
گھبرایا اور کسی اور بزرگ
سے استمداد کی تو آخر اس کو
پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں
کیا تھا۔ تیری اس خطا پر عتاب
ہوا ہے اس نے کہا کہ میرا
دل یہ چاہتا تھا کہ ساری

کر پتھروں پر گھسیٹا پھرے۔ اس نے
کہا کہ ایسا کیوں کروں؟ اس
عابد نے کہا کہ جس طرح میں کہتا
ہوں اسی طرح کرو آخر اس نے
ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ اس کی
دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسنے
سے چھل گئیں۔ تب خدا نے فرمایا
کہ لیں کر اب معاف کر دیا۔
اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض
کرتے ہیں۔ خدا زیادہ بارش بھیجتا ہے
تو کہتے ہیں کہ ہم کو خراب کرنے لگ
گیا ہے اور ذرا توقف بارش میں
ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہم کو مارنے
لگا ہے یہ اعتراض کیسے بُرے
ہوتے ہیں"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۵۷)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے کہیں پڑھا تھا اس شخص کی
مثال سنائی ہے جو ایک گورنر
والے کے پاس گیا اور اسے کہنے
لگا۔ میرے بادشاہ شیر کی تصویر
کروا دو۔ اسے بھی وہم تھا کہ
بادشاہ بہادر ہے۔ جب چاہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

نے سوئی چبھوئی تو جھٹ چونک کر کہنے لگا۔ "کیا بنانے لگے ہو؟" وہ کہنے لگا۔ شیر کا کان۔ کہتے لگا کہ اگر شیر کا کان نہ ہو تو آیا شیر رہتا ہے یا نہیں رہتا۔ اس نے کہا کہ کبھی نہیں رہتا۔ وہ کہنے لگا تو پھر کان چھوڑ دو اور کوئی اور حصہ بناؤ۔ پھر اس نے سوئی ماری تو اس نے دوبارہ شور مچا دیا اور کہنے لگا اب کیا کرنے لگے ہو۔ وہ کہنے لگا۔ شیر کا دوسرا کان بنانے لگا ہوں۔ اس نے کہا اگر یہ کان نہ ہو تو پھر بھی شیر رہتا ہے یا نہیں رہتا وہ کہنے لگا۔ رہتا کیوں نہیں۔ کہنے لگا اچھا تو پھر اس کو چھوڑ دو اور آگے چلو۔ اس طرح وہ ہر دفعہ یہی کہتا چلا گیا۔ آخر گودنے والے نے سوئی رکھ دی اور کہنے لگا اب تو کچھ بھی نہیں بن سکتا۔ تو بعض نظریں ایسی ہوتی ہیں کہ بہادری کا دعویٰ نابت کرتی ہیں مگر وقت پر بزدل ثابت ہوتی ہیں۔" (تفسیر کبیر جلد ششم خ چہارم صفحہ ۱۲۳)

(مرسلہ: سید عابد حسین جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکیم سے کہا:-

"مجھے گناہوں کا مرض ہے اگر اس کی دوا بھی آپ کے پاس ہو تو عنایت فرمایئے!"

جب آپ یہ باتیں کر رہے تھے تو اس وقت سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھے وہ فرمانے لگے:-

"شبلی! آؤ میں تمہیں اس کا علاج بتاؤں حیا کے پھول، صبر و شکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ۔ غم کی کونپل سچائی کے درخت کے پتے ادب کی چھال، حسن اخلاق کے بیج لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کرو۔ اور اشک پشیمانی کا عرق ان میں روز ملاتے رہو۔ پھر ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ۔ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا۔ جس وقت تیار ہو کر اترے تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا۔"

جب حضرت شبلی نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔ (بحوالہ "موت کا منظر")

(ضیاء اللہ مبشر جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد سٹیٹ بنک
افتتاح ہوا تھا۔ قائداعظمؒ اس تقریب میں مہمانِ
خصوصی تھے۔ وہ ٹھیک وقت پر تشریف لائے۔
لیکن گورنر اور سرکاری افسران نے ابھی تک
تقریب گاہ میں قدم رنجہ نہیں فرمایا تھا۔ ان میں
وزیراعظم لیاقت علی خان بھی شامل تھے۔ اگلی
صف کی کئی کرسیاں جو بڑے افسران اور وزراء
کے لئے مخصوص تھیں خالی پڑی تھیں۔ یہ دیکھ
کر قائداعظمؒ کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ انہوں
نے کارروائی شروع کرنے کا حکم دے دیا۔ اس
کے ساتھ ہی فرمایا کہ تقریب گاہ میں موجود تمام
خالی کرسیاں اٹھا لی جائیں تاکہ جو حضرات بعد
میں آئیں انہیں کھڑا رہنا پڑے۔ اس طرح انہیں
پابندیٔ وقت کا خیال رہے گا۔ حکم کی تعمیل ہوئی۔

تقریب شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد
جناب لیاقت علی خان تشریف لے آئے۔ ان
کے ساتھ چند زعماء بھی تھے۔ لیکن کسی شخص
کو ان کے لئے کرسی لے کر آنے یا انہیں اپنی کرسی
پیش کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

تقریب کے دوران لیاقت علی خان اور
ان کے رفقائے کار کھڑے رہے۔ ان کا یہ
شریفانہ رویہ خجالت کے بڑا مثال تھا۔

قائداعظمؒ کے رخصت ہونے کے بعد وزراء حضرات نے
دیر سے آنے پر پرسی معذرت کی۔ اس واقعہ
کے بعد کسی مقتدر سے مقتدر شخص کو یہ جرأت

نہ ہو سکی کہ وہ کسی تقریب میں دیر سے آئے۔
یہ ایک مردِ مومن کا تنبیہی رویہ تھا۔
یہ انداز کا صرف اس شخص کو نصیب ہوتا
ہے جو اپنے باطن کا سختی سے محاسبہ کرنے
کی صلاحیت رکھتا ہو اور جس کی بصیرت زندگی
کے ہر چھوٹے بڑے فیصلہ میں اس کی رہنمائی
کرتی ہو۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

(نصرت اکرم۔ مغلپورہ۔ لاہور)

○

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
کریانہ کھسیں
○
ٹیلیفون نمبر ۴۲۵۰۰

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آمنہ طیبہ ربوہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے وہ فرزند جلیل تھے۔ جنہوں نے اپنے ایمان لانے کو کسی دلیل اور برہان کے تحت نہیں کیا تھا جو کچھ ان کے عظیم دوست اور نیک ترین ہستی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے کھلے اوراق ہی کافی تھے جن کا انھوں نے بچپن سے لے کر جوانی تک لفظ بہ لفظ مطالعہ کیا ہوا تھا۔

مکہ کے ظالم اور جابر سرداروں کے بالمقابل یہ وہ واحد انسان تھے جنہوں نے بغیر کسی تحقیق کے صرف اپنے پیارے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعلان دعویٰ سن کر ہی ایمان لانے کا اعلان کیا تھا۔ جن کو نبی زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدائے واحد لاشریک سے اس قدر محبت تھی کہ اسلام کے لئے راہ حق میں پیش کرنے کے لئے گھر کی ایک ایک چیز لے آئے تھے۔ یہاں تک کہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھنے پر عرض کیا تھا کہ

"حضورؐ! میں گھر میں خدا اور اس کے رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں"۔

آفرین ایسے ایمان پرور اور والہانہ محبت کرنے والے پر! اللہ اللہ کیا شان ہے

یہ وہی ابوبکرؓ تھے جو اپنے پیارے دوست کے ساتھ اس غار میں بھی تشریف رکھتے تھے جہاں ہجرت کے وقت رسول عربیؐ تین دن تک دشمنوں سے چھپے رہے اور جہاں خونی لٹیرے بھی آن پہنچے تھے۔ مگر وہ حضور اور حضرت ابوبکرؓ کو نہ دیکھ سکے تھے۔

سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کو مسلمانوں نے اپنا پہلا خلیفہ منتخب کیا۔ آپ نے جھوٹے مدعیان نبوت اور منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کی۔ یہی وہ جلیل القدر خلیفہ تھے۔ جنہوں نے حضرت اسامہ کا وہ لشکر بھیجنے کا حکم دیا تھا جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تیار کیا تھا۔ حضور اپنی زندگی میں بھیج نہ سکے تھے حضرت

Digitized by khalafat Library Rabwah

ابوبکرؓ کو لوگوں نے کہا کہ اس لشکر کو نہ بھیجا جائے مگر آپ نے فرمایا۔

"اس لشکر کو جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیار کیا تھا۔ ابوبکر کی کیا مجال کہ اسے روک سکے"

اور پھر یہی وہ مصدق تھے جنہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی تصدیق کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے جوشیلے تھے جب انہوں نے رسولِ خدا کے وصال کی خبر سنی تو تلوار سونت کر کھڑے ہو گئے اور یہ کہا:۔

"جو یہ کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں میں اس کا سر کاٹ دوں گا۔"

اس پہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ:۔

"جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا وہ یہ جان لے کہ حضورؐ فوت ہو گئے ہیں اور جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ اس کا معبود حیّ و قیوم ہے۔"

اس پہ حضرت عمرؓ کو حضورؐ کے وصال کا یقین آیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

○

— جوابات —

اپنی معلومات کا امتحان لیجئے!

(۱) جاوا۔ (آبادی ۸۷۰ افراد فی مربع میل (۲) چین (۳) کیلیفورنیا (امریکہ) (۴) روم (اٹلی) (۵) قاہرہ (مصر) (۶) ٹریبلا ڈیم (پاکستان) (۷) گرائم بیل (۸) آبادی کے لحاظ سے "چین" اور رقبہ کے لحاظ سے "روس" (۹) (۱) ہوانا (۲) ڈبلن (۳) برن (۴) سانتیاگو (۵) ریوڈی جنیرو۔ (۶) اکرا۔ (۱۰) گرینڈ سنٹرل ریلوے نیویارک (امریکہ)

"الفضل" روزنامہ ربوہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات علمائے سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور ملکی و عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا اہم قومی فرض ہے

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ٹیپو سلطان

خلیل احمد سولنگی گوجرانوالہ

برصغیر پاک و ہند کی آزادی کے لئے جن لاکھوں لوگوں نے قربانیاں دیں۔ ان میں ٹیپو سلطان کا نام آزادی کی تاریخ میں ہمیشہ درخشندہ رہے گا۔

ٹیپو سلطان کا اصلی نام فتح علی خان تھا۔ آپ سلطان حیدر علی کے بیٹے تھے۔ جو اس وقت اپنی سیاسی بصیرت اور جنگ و پیکار کی وجہ سے امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ حیدر علی اپنی اوصاف کی وجہ سے ایک معمولی سپاہی سے ترقی کر کے ۱۷۶۶ء میں ریاست میسور کا حکمران بنا اور جب تک زندہ رہا ایک طرف میسور کی ترقی و استحکام کے لئے اور دوسری طرف انگریزوں کی طاقت کو کم سے کم تر کرنے کی کوشش کرتا رہا

میسور سلطان اسی دلیر اور قابل حکمران کا بیٹا تھا۔ ۱۷۸۲ء میں سلطان ٹیپو نے ریاست میسور کی حکومت سنبھالی۔ جنگی معاملات میں مہارت، شجاعت، فہم و بصیرت اور عمدہ مشورہ دینے کی صلاحیت سب چیزیں سلطان ٹیپو کو اپنے باپ سے ورثہ میں ملی تھیں۔

سلطان ٹیپو جب تخت نشین ہوا تو اس وقت حالات نہایت ہی خراب تھے۔ انگریز میسور کو زیر نگین کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کر رہے تھے۔ انگریز اچھی طرح جانتے تھے کہ جب تک سلطان ٹیپو راستے سے نہیں ہٹ جاتا اس وقت تک جنوبی ہند میں ان کے قدم نہیں جم سکتے۔ ٹیپو سلطان بھی انگریزوں کے عزائم سے پوری طرح آگاہ تھا۔ اس نے پہلی بار ۱۷۶۸ء میں کرناٹک پر حملہ کے دوران اپنے باپ کے ساتھ مل کر انگریزوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ ایک رسالے کی کمان اس کے سپرد تھی۔ اس نے پے در پے حملوں سے انگریزوں کو بری طرح بوکھلا دیا تھا۔ نتیجہ میں حکومت مدراس کو غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے پڑے۔

۱۷۷۵ء سے لے کر ۱۷۷۹ء تک وہ مرہٹوں کے حملوں کا مقابلہ کرتا رہا۔ میدان جنگ میں عملی طور پر حصہ لینے سے ان کا تجربہ بڑھتا گیا

Digitized by khalafat Library Rabwah

اور وہ ایک اعلیٰ درجہ کا جرنیل بن گیا۔

۱۷۸۳ء میں سلطان ٹیپو نے بمبئی کے گورنر جنرل میتھوز کی افواج کو شکست فاش دی۔ پھر منگلور پر حملہ کرکے وہاں انگریز سپاہ کو عبرتناک شکست دی۔ اس کے نتیجہ میں حکومت مدراس صلح پر مجبور ہو گئی۔

۱۷۹۱ء میں لارڈ کارنوالس نے بہت بڑی فوج کے ساتھ میسور پر چڑھائی کر دی۔ یہاں سلطان نے چھاپہ مار جنگ کی حکمت عملی اختیار کی اور دشمن کے اس راستہ کو ہر طرف سے کاٹ دیا جہاں سے ان کے لئے جنگی سامان پہنچ سکتا تھا۔ ۱۷۹۲ء میں انگریزوں نے سرنگاپٹم پر دوبارہ حملہ کر دیا۔ اس بار انگریز کامیاب ہوئے۔ اس کامیابی میں مرہٹوں کا انگریزوں سے ملی بھگت کا بہت حصہ تھا۔ سلطان ٹیپو انگریزوں سے معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ جس کے تحت اسے اپنی آدھی سلطنت اور تین کروڑ روپیہ بطور تاوان دینا پڑا۔ معاہدے کی شرائط پوری ہونے تک سلطان ٹیپو کے دو بیٹوں کو انگریزوں نے یرغمال کے طور پر اپنے پاس رکھا۔ اس شکست کے باوجود اسی سرد مجاہد نے ہمت نہ ہاری اور آزادی کی کوششوں میں لگا رہا۔

انگریزوں نے سازش کرکے مرہٹوں اور نظام حیدرآباد کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ لارڈ ویلزلی گورنر جنرل بن کر آیا۔ اس نے عہدہ سنبھالتے ہی فوراً میسور پر فرانسیسی اثر و رسوخ کا بہانہ تراش کر حملہ کر دیا۔ سلطان نے میسور کی اس چوتھی لڑائی میں دشمنوں کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا۔ لیکن اپنوں نے غداری کی اور ملک و قوم کی آزادی کے لئے لڑنے والا یہ عظیم مجاہد جرنیل آخر دم اپنے دشمنوں سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کر گیا۔

سلطان ٹیپو اکثر یہ مقولہ کہا کرتا تھا کہ:-

"شیر کی ایک دن کی زندگی
گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے
بہتر ہے۔"

اپنے اسی مقولے پر عمل کرتے ہوئے آزادی کے اس عظیم سپاہی نے اپنی جان قربان کر دی اور آزادی کے پروانوں کو ایک نئی راہ دکھا دی۔

○

مضمون نگار بچے اپنے مضامین سفید کاغذ پر خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھا کریں (مدیر)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

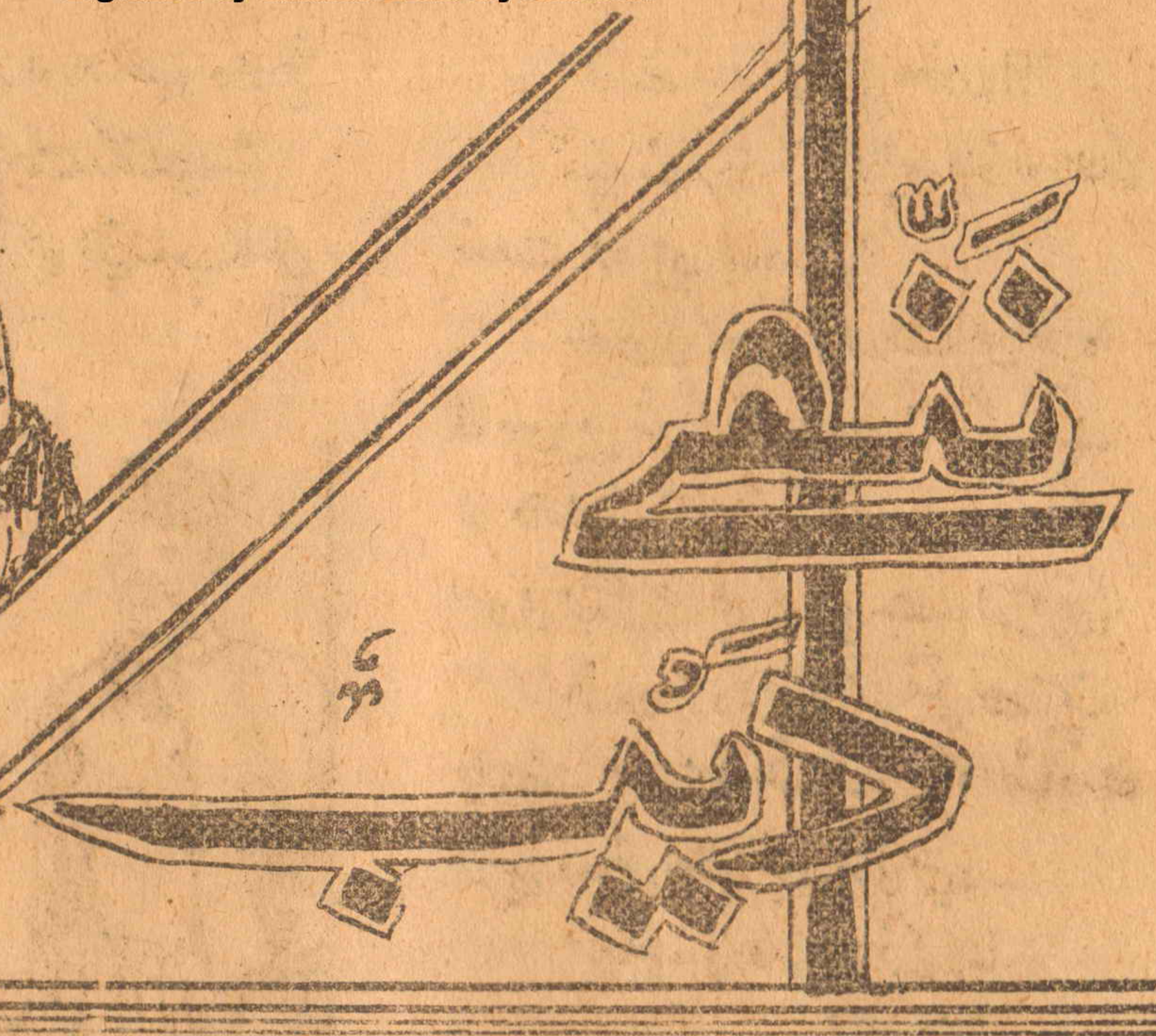

والدین کے حقوق

والدین کے اولاد پر اس قدر بے گراں احسانات ہوتے ہیں کہ اولاد ان کی خدمت میں تمام زندگی بھی صرف کر دے تو حق ادا نہیں ہو سکتا۔ والدین جب اپنے بچوں کے دکھ اٹھاتے ہیں تو ساتھ ہی بڑی امنگوں سے ان کی درازیٔ عمر کے لئے دعا بھی کرتے ہیں اور جب والدین کا بڑھاپا اپنے جلو میں ناتوانیوں اور بیماریوں کی قطار لے کر آتا ہے تو بے شک اکثر اولاد ان کی خدمت کو عین سعادت سمجھتی ہے اور صدق دل کے ساتھ ان کی لمبی عمر کے لئے دعا گو ہوتی ہے۔

والدین کی بے لوث محبت اور ان کا جانی اور مالی ایثار شروع ہی سے بچے کیلئے وقف ہو جاتا ہے اولاد کی خوشی ان کی خوشی اور اولاد کا دکھ ان کا دکھ ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے احسانات کا اندازہ انسانی قدرت سے باہر ہے۔ ان کے احسانات کا ادنیٰ حق یہ ہے کہ اولاد اپنا جان و مال ان کے لئے وقف کر دے۔ والدین کے حقوق کا اعتراف سب مذاہب نے کیا ہے مگر یہ خصوصیت اسلام ہی کو حاصل ہے۔ جناب ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے بعد خدمت والدین کا درجہ بتایا ہے اس کے بعد جہاد کا (ریاض الصالحین) ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

Digitized by khalafat Library Rabwah

کہ "میرے پاس مال ہے اور صاحب اولاد ہوں
میرا باپ میرے مال کی حاجت رکھتا ہے۔"
آپؐ نے فرمایا۔ "تم بھی اپنے باپ کا مال
ہو اور تمہاری متاع بھی۔"

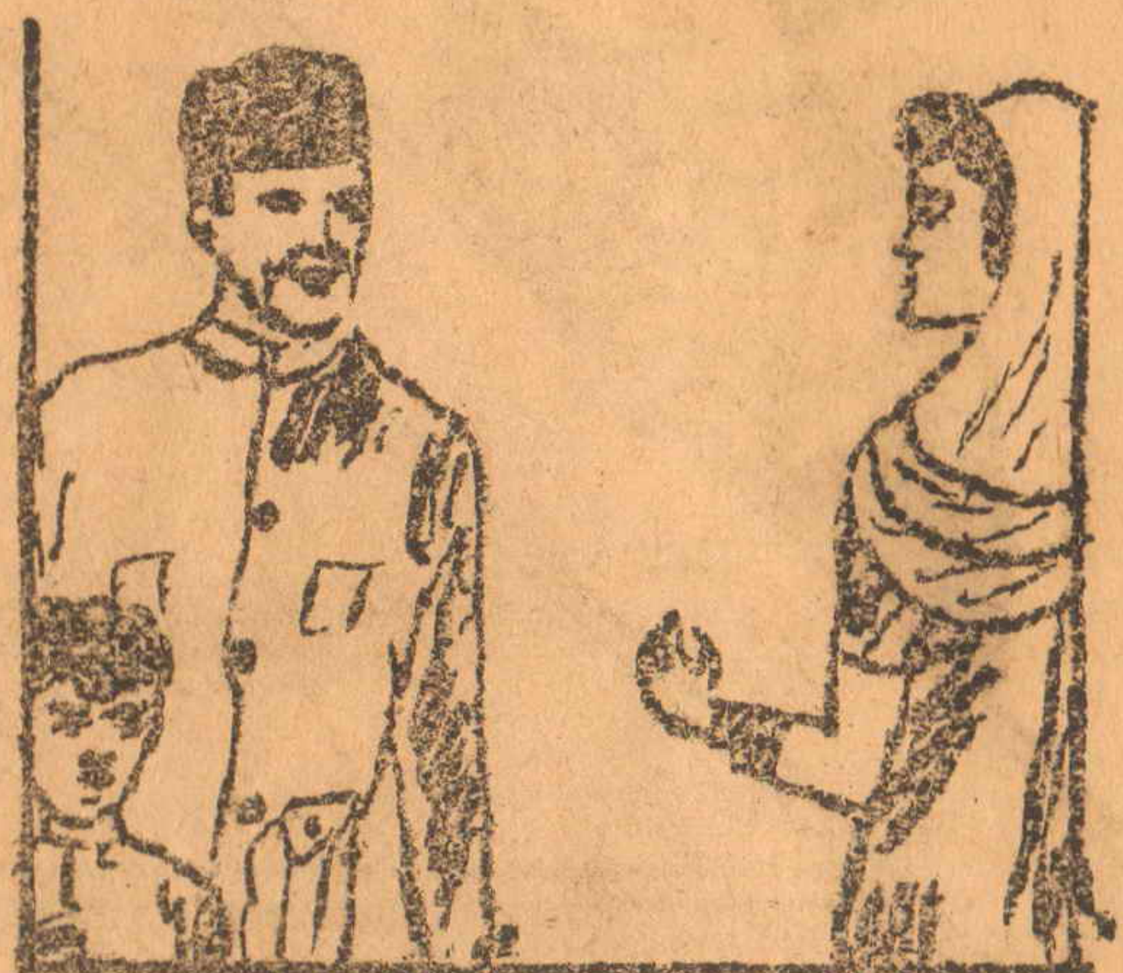

والدین بہت محبت اور احترام کے مستحق
ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے کہ ان سے
نرمی سے گفتگو کرو۔ انہیں اُف تک مت۔ اُن کے
بڑھاپے میں حرف افسوس تک نہ کہو۔ حدیث
شریف میں آتا ہے کہ جو شخص اپنے والدین پر
شفقت کی نظر ڈالتا ہے اس کے لئے ایک
مقبول حج لکھا جاتا ہے۔ بعض حالات میں والدین
کی خدمت جہاد سے بھی بالاتر ہوتی ہے۔ ایک
شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ "یا رسول اللہ
میں آپ کے ساتھ جہاد پر جانا چاہتا ہوں۔"
حضورؐ نے پوچھا۔ "کیا تمہارے والدین
میں سے کوئی زندہ ہے؟"
اس نے کہا۔ "ہاں! دونوں!!"
آپؐ نے فرمایا۔ "تو واپس جاؤ اور ان کی
خدمت کرو۔ یہی جہاد ہے۔"
والدین کی نافرمانی کو حدیث میں کبیرہ
گناہوں میں شمار کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے
کہ والدین کی نافرمانی کی عقوبت انسان کو
اس کی زندگی میں ہی گھیر لیتی ہے۔ (بیہقی)
انسان کو والدین کی ناراضگی سے بچنا
چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
کہ تین دعائیں بلاشبہ قبول ہوتی ہیں:۔
"مظلوم کی دعا۔ مسافر کی دعا۔
اور والد کی دعا بیٹے کے لئے۔"
(ترمذی)
یہ حدیث بتاتی ہے کہ والدین کی دعا ہو یا
بددعا وہ اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے
ہمیں چاہیئے کہ ہم ہمیشہ والدین کی اطاعت
اور فرمانبرداری کو اپنا فرض عین جانیں تاکہ
خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل
کر سکیں۔

(لبشریٰ شمیم۔ ربوہ)

○

وہ عقلمند کون؟

برسوں گزرے ایک دور دراز میں "رحیم"
نامی ایک شہر ہوا کرتا تھا۔ اس شہر کے لوگ اپنی

Digitized by khalafat Library Rabwah

بے وقوفی کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور تھے وہ اپنا ہر کام بڑے احمقانہ طریقے سے سرانجام دیتے تھے۔ دنیا ان کی حماقتوں کی وجہ سے ان پر ہنستی تھی اور طنزاً انھیں "گوتھم کے عقلمند آدمی" کہا کرتی ہے۔ لیکن گوتھم کے باشندوں پر دنیا کے ہنسی مذاق کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ یہ کہانی انہی بے وقوفوں سے متعلق ہے۔

ایک روز گوتھم کا ایک آدمی بکریاں خریدنے کے لئے بازار جا رہا تھا۔ جب وہ پل پر پہنچا تو اسے گوتھم کا ایک اور آدمی ملا جو بازار سے واپس آ رہا تھا۔ اس نے بازار جانے والے آدمی سے پوچھا۔ "کہاں جا رہے ہو دوست!"

"میں بکریاں خریدنے کے لئے بازار جا رہا ہوں۔" دوسرے نے جواب دیا۔

"اچھا! تو یہ بتاؤ کہ تم ان بکریوں کو کس راستہ سے گھر لاؤ گے؟"

"اس میں کونسی مشکل ہے؟ میں اسی پل کے راستے بکریاں گھر لاؤں گا۔"

"قطعاً نہیں۔" اس نے جھکی دیتے ہوئے کہا۔ "میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہاری بکریاں اس پل سے نہیں گزرنے دوں گا۔"

دوسرے نے بھی قسم کھائی کہ وہ ضرور اسی راستے سے بکریوں کو گھیر کر لائے گا۔

اور پھر یہ دونوں آپس میں جھگڑنے لگے اور اپنی لاٹھیاں لہراتے ہوئے ادھر ادھر دوڑنے لگے جیسے بکریوں کا گلہ وہاں موجود ہے۔

پہلے نے چلا کر کہا۔

"تم اپنی بکریاں ادھر ہی روک لو!"

دوسرے نے جواب دیا۔ "میری بکریوں کو گزرنے دو اور اگر تم نے کسی کو لاٹھی ماری تو میں تمہیں اٹھا کر دریا میں پھینک دوں گا۔"

اسی اثناء میں گوتھم کا ایک اور آدمی آ گیا۔ یہ بھی بازار سے واپس آ رہا تھا اور اس کے گھوڑے کی پشت پر روئیوں کا بڑا سا تھیلا تھا جو اس نے بازار سے خریدا تھا۔ کچھ دیر تو وہ ان دونوں کی لڑائی دیکھتا رہا اور پھر چلا کر کہنے لگا:۔

"ذرا ٹھہر جاؤ! اور روئیوں کا یہ تھیلا اٹھا کر میری پشت پر رکھ دو۔ اس کے بدلے میں میں تمہیں ایک عمدہ بات بتاؤں گا۔"

دونوں آدمیوں نے تھیلا اٹھا کر اس کی پیٹھ پر رکھ دیا وہ اسے لے کر پل کے کنارے پر گیا۔ تھیلے کا منہ کھولا اور ساری روئیاں دریا میں گرا دیں۔ جب تھیلا خالی ہو گیا تو اس نے لڑنے والے دونوں آدمیوں سے پوچھا:۔

"یہ بتاؤ کہ اس تھیلے میں کتنی روئیاں ہیں؟"

Digitized by khalafat Library Rabwah

دونوں نے جواب دیا۔
"کوئی نہیں۔"
اس پر وہ بولا۔ "تمہارے سر بھی عقل سے خالی ہیں۔ جس طرح یہ تھیلا خالی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے تم بکریوں کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ جو یہاں موجود ہی نہیں ہیں۔"

بچو! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ان تینوں آدمیوں میں سے کون سب سے زیادہ عقل مند تھا؟ (انگریزی سے ترجمہ)

(عبد السمیع خان۔ ربوہ)

○

سینگ یا بالوں کا گچھا

گینڈا جیسا اڑکھا جانور ہے۔ اسی طرح اس کا سینگ بھی ہے اور اس سینگ کی ساخت عجیب و غریب ہے۔ اس لئے کہ اس میں ہڈی نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف بالوں کا گچھا ہوتا ہے۔ اس کی ناک پر لمبے لمبے اور انتہائی موٹے بال ایک لعاب دار مادے سے چپک جاتے ہیں اور اس پر کھال چڑھ جاتی ہے اور وہ سینگ کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ عموماً یہ سینگ چھ انچ لمبا ہوتا ہے۔

گینڈے کے اس عجیب و غریب سینگ سے مہاتما قدیم بین پیالے وغیرہ بنائے جاتے تھے اور یہ بہت قیمتی ہوا کرتے تھے۔ اس لئے کہ ان پیالوں میں کوئی زہر ڈالا جائے تو وہ فوراً اُبل کر نکل پڑتا ہے۔ اسی لئے اس زمانے کے بادشاہ ایسے پیالے اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ شہنشاہ بابر نے بھی ہندوستان آنے کے بعد ایسے پیالے بنوائے تھے۔

(نصیر احمد۔ جھنگ)

○

آم

آم پاک و ہند کا مشہور پھل ہے۔ شکل و صورت، خوشبو، ذائقہ، رنگت اور نزاکت میں ایک دوسرے سے مختلف اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک دوسرے سے بڑھ کر لذیذ۔ انھیں ایک دوسرے سے الگ رکھنے کے لئے ان کے سینکڑوں نام رکھے گئے ہیں مثلاً سہرولی، لنگڑا ثمر بہشت، کرشن بھوگ، منجری گولہ۔

آم ہر لحاظ سے انسانی زندگی کے لئے فائدہ مند ہے۔ وٹامن الف اور ج کا بہت ذخیرہ اس میں موجود ہوتا ہے۔

آم جسم کو طاقت ور اور توانا کرنے اور صاف خون پیدا کرتے میں لاجواب نعمت ہے اس کی لکڑی ہلکے اور سستے فرنیچر بنانے کے کام آتی ہے۔ کچے آموں سے مختلف قسم کی سال بھر رہنے والی چٹنیاں، اچار اور مچھور بنائے جاتے ہیں۔ اپھارہ کو دور کرتا ہے۔ آم کا مربہ غذا کو ہضم کرتا ہے۔

آم کی گٹھلی بھی بہت سے کام آتی ہے اس کا گودا خونی پیچش میں بڑا مفید ہے۔ اسے رگڑ کر خالص شہد میں ملا کر تین چار مرتبہ استعمال کرنے سے آرام آجاتا ہے۔ آم کے خشک پھول بطور دوائی کے پیشاب مچھروں اور مکھیوں کو دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

(فرحت حمید۔ دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

جواہر ریزے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف فرمایا ہے "حب الوطن من الایمان" اور دوسری طرف یہ کہ "ماں کے پاؤں تلے جنت ہے"۔ اسی طرح انسان مادر وطن میں اپنے لئے جنت کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ آخر وطن ہے کیا چیز؟ وطن دنیا کا ایک ایسا حصہ ہے جس میں انسانوں کا ایک گروہ بطور شہری کے بستا ہے اس کا تعلق ایک تو انسان کے ساتھ وہ ہے جو انسان سمجھتا ہے اور بنا لیتا ہے اور اس ملک میں بسنے والوں کے ساتھ اس ملک کا ایک تعلق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے"۔

(خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء)

"میں جماعت احمدیہ کو عموماً اور اپنے نوجوانوں اور عزیز بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تمہاری ماں۔ مادر وطن۔ آج تمہیں بلا رہی ہے اور تم سے قربانی چاہتی ہے۔ پاکستان کی سالمیت اور اس کی حفاظت کیلئے ہماری طاقتوں کا آخری جزو بھی خرچ ہو جانا چاہیئے۔ ہمارے ذہن ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور ہمارا عمل ہمارے ذہنی فیصلوں کی ہر وقت تائید کرنے والا ہو"۔

(خالد۔ نومبر ۱۹۷۱ء)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت ابو العطاء رضؓ مرحوم

جناب عبدالکریم قدسی لاہور

حسین سا اک غریب بچّا — مگر تھا قول و زباں میں سچّا
تھی ایک ارفع و اعلیٰ ہستی — قیام تھا قادیاں کی بستی
اُسی کے زیرِ اثر رہا وہ — علوم سارے ہی پا گیا وہ
مناظرِ دیں ہوا پھر ایسا — تھا دبدبہ اُس کا شیر جیسا
وہ عزم و ہمّت کا شاہ زادہ — وہ جنگلوں میں بھی پا پیادہ
حصارِ تثلیث توڑ ڈالا — گرے ہوؤں کو دیا سنبھالا
خدا کے دیں کے لئے جیا وہ — خدا کے دیں کے لئے مرا وہ

اُسے سراپا وفا تھے کہتے
اُسے ابو العطاء تھے کہتے

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ماہِ اگست ○ اہم عالمی و اسلامی واقعات

عبدالسمیع خان، ربوہ

یکم اگست ۱۹۶۰ء۔ سابق صدر محمد ایوب خان مرحوم نے مقبرہ قائداعظم کی بنیاد رکھی۔

۲ر " ۱۹۲۴ء۔ سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ و آخر جلسہ سالانہ حضرت سید میر داؤد احمدؓ پیدا ہوئے

۳ر " ۱۹۶۰ء۔ راولپنڈی پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔

۵ر " ۱۹۴۸ء۔ صدر انجمن احمدیہ نے حکومت پاکستان سے ربوہ کی زمین کا قطعہ حاصل کیا۔

۶ر " ۱۹۴۵ء۔ امریکہ نے ہیروشیما (جاپان) پر پہلا ایٹم بم گرایا

۷ر " ۱۹۵۴ء۔ پاکستان کا قومی ترانہ منظور ہوا

۸ر " ۱۹۲۸ء۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان کی مسجد اقصیٰ میں قرآن مجید کا درس دینا شروع کیا۔

۹ر " ۱۹۶۵ء۔ ملائشیا کا یوم آزادی

۱۰ر " ۱۹۴۵ء۔ دوسری جنگِ عظیم ختم ہوئی

۱۱ر " ۱۹۶۰ء۔ اسلامی ملک چاڈ نے فرانس سے آزادی حاصل کی۔

۱۲ر " ۱۸۸۶ء۔ ہنگری سے قسطنطنیہ تک ریل کا افتتاح ہوا

۱۳ر " ۱۹۵۴ء۔ پاکستان کا قومی ترانہ پہلی مرتبہ ریڈیو پاکستان سے نشر کیا گیا۔ اسے بجنے میں ۸۰ سیکنڈ لگتے ہیں۔

۱۴ر " ۱۹۴۷ء۔ کرۂ ارض کے نقشے پر پاکستان قائم ہوا

۱۵ر " ۱۹۱۴ء۔ نہر پانامہ کا افتتاح ہوا اس کے ذریعہ بحر اوقیانوس اور بحرالکاہل کو ملایا گیا ہے۔

۱۶ر " ۱۹۰۶ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق جنوبی امریکہ میں زلزلہ آیا

۱۷ر " ۱۹۵۰ء۔ انڈونیشیا کا یوم آزادی

۱۸ر " ۱۹۵۲ء۔ اردن کے شاہ حسین تخت نشین ہوئے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

۱۹ر اگست ۱۸۷۱ء ۔ ہوائی جہاز کا ایک موجد اوول رائٹ پیدا ہوا۔
۲۰ر " ۱۳۵۶ء ۔ جنگِ یرموک ہوئی
۲۱ر " ۱۹۲۴ء ۔ حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو کابل میں شہید کیا گیا۔
۲۲ر " ۶۳۴ء ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی
۲۴ر " ۱۸۹۲ء ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کرامات الصادقین" شائع ہوئی۔
۲۵ر " ۱۹۶۲ء ۔ حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (مدظلہا) نے مسجد احمدیہ زیورخ (سوئٹزرلینڈ) کی بنیاد رکھی۔
۲۹ر " ۱۹۷۱ء ۔ راشد منہاس شہید کو "نشانِ حیدر" دیا گیا۔
۳۰ر " ۱۵۶۹ء ۔ مغل بادشاہ جہانگیر پیدا ہوا
۳۱ر " ۱۹۵۸ء ۔ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا فوت ہوئے

بکھرے موتی

- والدین کے چہروں پر محبت سے نگاہ کرنا بھی عبادت ہے (معین الدین چشتیؒ)
- جو طفولیت (بچپن) میں ادب نہیں سیکھتا اس سے بڑا ہونے پر بھی ادب کی توقع نہ رکھو۔ اس لئے کہ گیلی لکڑی کو جس طرف موڑو موڑ جائے گی۔ مگر خشک لکڑی کو آگ ہی سیدھا کرے گی۔ (سعدیؒ)
- مصیبتوں میں گرفتار ہونے والے رنج نہ کر! کیونکہ خدا کے بہت سے کام خفیہ بھی ہوتے ہیں (سعدیؒ)
- ظالم کی تلوار تجھ پر باقی نہیں رہتا۔ مگر اس پر دائمی لعنت باقی رہ جاتی ہے (سعدیؒ)
- افضل ترین روزہ وہ ہے جو ایسے واقعات کے ضائع ہونے پر رویا جائے۔ جن میں کوئی نیکی نہ کی گئی ہو۔ (احمد خوارزمیؒ)
- جو کوئی خدا سے جتنی زیادہ محبت کرتا ہے اتنی ہی زیادہ ذلت اسے اٹھانی پڑتی ہے۔ (یوسف بن الحسینؒ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

حکایاتِ آزاد

بزرگوں کی بات سر آنکھوں پر

ایک شخص کی دو لڑکیاں تھیں۔ ایک لڑکی سویرے سے ماں باپ کے ساتھ اٹھتی اور اپنے خدا کی عبادت کیا کرتی۔ پڑھنا، لکھنا، سینا پرونا اور پکانا کھانا، سب طرح کے سگھڑاپے کے کام سیکھتی، جو کچھ بزرگ کہتے تھے۔ بسر و چشم کہہ کر اسی طرح کرتی۔

برخلاف اس کے دوسری لڑکی ہمیشہ دن چڑھے تک سویا کرتی اور سارا دن لڑکیوں میں کھیل کود کر اوقات ضائع کرتی۔ جب بزرگ شوخی کو منع کرتے اور تربیت کی بات سمجھاتے تو برابر جواب دیتی اور مقابلے کو تیار ہوتی۔ اکثر ہوتے ہوتے ماں باپ کی نظروں سے بھی گر گئی اور لونڈیوں کی طرح میلے کچیلے حال سے رہنے لگی۔

ایک دن گھر میں ایک بی بی مہمان آئیں انھوں نے دیکھا کہ ایک لڑکی تو نہائی دھوئی کپڑے لتّے سے درست، بی بیوں، صاحبزادیوں کی طرح ماں کے پہلو میں بیٹھی ہے اور دوسری لڑکی لونڈیوں کی طرح باورچی خانے میں پڑی ہے

مہمان بی بی نے جب سبب پوچھا تو گھر والوں نے اس کی سعادت مندی اور اس کی نافرمانی کا حال بیان کیا۔

مہمان نے کہا۔ سچ ہے کہ بزرگوں کی بات سر آنکھوں پر، جو بزرگوں کے کہے پر چلتا ہے اس وقت بھی اور انجام کو بھی عزت اور آرام پاتا ہے اور جو بزرگوں کی نہیں سنتا وہ ہمیشہ دکھ بھرتا اور تکلیف اٹھاتا ہے۔

○

استاد کا ادب

جب سکندر بادشاہ ہوا اور عقل کی آنکھیں کھلیں تو اپنے استاد

Digitized by khalafat Library Rabwah

اوسطا طالبین کو وزیر اور سلطنت کا مختار کرکے تعظیم و توقیر اس کی زیادہ کی۔

لوگوں نے سبب پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ باپ میرا گویا مجھے آسمان سے زمین پر لایا کہ نابود سے موجود ہوا اور استاد میرا مجھے زمین پر سے آسمان پر لے گیا۔ یعنی علم اور عقل کا نور بخشا۔ جس سے حق کو پہچانا اور نزدیکی خدا کی حاصل ہوئی جس قدر تعظیم اس کی کروں۔ بجا اور زیبا ہے۔

(حکایات آزاد۔ صفحہ ۱۴ تا صفحہ ۲۰)

ذہنی ورزش

اپنی معلومات کا امتحان لیجئے!

ذیل میں دس سوالات درج ہیں۔ دیکھیں آپ کی معلومات کی وسعت کہاں تک ہے۔ کل نمبر ۱۰۰ ہیں ہر سوال کے نمبر برابر ہیں اگر آپ ۸۰ نمبر یا اس سے زیادہ حاصل کرتے ہیں تو سمجھ لیں کہ آپ کی معلومات کا معیار بہت اونچا ہے اگر ۶۰ نمبر حاصل کریں تو معیار کسی متوسط اور اگر ۵۰ یا اس سے کم ہوں تو آپ کو اپنے علم میں اضافہ کیلئے سخت محنت درکار ہوگی۔

(۱) دنیا کا سب سے گنجان آباد ملک کون سا ہے؟

(۲) جاپان کی کرنسی کا نام کیا ہے؟

(۳) وادی موہنجوداڑو کہاں واقع ہے؟

(۴) کس شہر کو سات پہاڑوں کا شہر کہا جاتا ہے؟

(۵) بازاروں کا شہر کسے کہتے ہیں؟

(۶) دنیا کا سب سے بڑا مٹی سے بنا ہوا ڈیم کہاں واقع ہے؟

(۷) ٹیلیفون کس نے ایجاد کیا؟

(۸) دنیا کا سب سے بڑا ملک بتایئے (۱) آبادی کے لحاظ سے (۲) رقبے کے لحاظ سے

(۹) مندرجہ ذیل ممالک کے دارالحکومتوں کے نام بتایئے:۔

(۱) کیوبا (۲) جمہوریہ آئرلینڈ (۳) سوئیٹزرلینڈ (۴) چلی (۵) برازیل (۶) غانا۔

(۱۰) دنیا کی سب سے بڑی ریلوے کہاں ہے؟ (ریلوے نظام)

(منصورہ فوجت بنت ملک غلام مصطفیٰ۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات)

Digitized by khalafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

● "تشحیذ الاذہان" ایک دینی، معلوماتی اور دل چسپ رسالہ ہے لیکن اس کا ٹائٹل واقعی توجہ طلب ہے۔ ناصرات کے صفحات کیوں کم کر دیئے گئے ہیں؟"

(نصرت اکرم سلاہور)

● ہم لوگ ایک عرصہ دراز سے اپنے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان کے قاری ہیں یقین کیجئے! ہمیں یہ رسالہ بہت پسند ہے۔

(مبارکہ سلطانہ۔ سندھ)

● سوال و جواب کا کالم دیکھ کر بہت خوشی ہوئی

(نگہت سلطانہ مریدکے)

● اس بار "فہیم کی بہادری" — "دس روپے کا نوٹ" اور "محمود غزنوی" بہت پسند آئیں۔ ان کے علاوہ مولانا ابوالعطاء صاحبؓ مرحوم کے متعلق سب کچھ پسند آیا۔ الطاف اچھے تھے مگر وہ سوالات چوری کر کے بھیجے تھے۔

(منعم منان۔ لاہور)

● آپ نے رسالہ کو جیبوں اور پریوں کے چنگل سے نکال کر حقیقت کی راہ پر چلا دیا ہے۔ سب سے زیادہ خریدار لطائف تھے۔

(عقیل احمد خاروقی۔ سیالکوٹ)

● قلمی دوستی کا کالم شروع کرنا رسالہ کے قیمتی صفحات ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ یہ بہت قدیم اور گھسا پٹا کالم ہے۔ جو قریباً ہر رسالے میں ہوتا ہے مگر ہمارا رسالہ ایسے گھسے پٹے کالموں سے پاک ہے اور موجودہ دور میں کسی کو بھی قلمی دوستی کی نرصت نہیں ہے۔ ناصرات کے صفحات کم ہو رہے ہیں اور اب صرف دو رہ گئے ہیں۔ خدارا صفحات بڑھائیے!

(طاہرہ حبیب اللہ۔ حافظ آباد)

● تشحیذ الاذہان میں معلومات زیادہ رکھا کریں تاکہ ہمارا علم بڑھے۔

(نسیم احمد شاہ۔ سٹیگر کانوٹی کراچی)

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ کی وفات ہمارے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ حصہ نظم کو تشحیذ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہیں خاص جگہ دیا کریں۔ اس دفعہ کوئی اچھی نظم نہ تھی۔

(فضل الرحمٰن لیشیر ربوہ)

قلمی دوستی اور پسندیدہ اشعار کا کالم ضرور شروع کریں۔ ان بچوں کے نام بھی شائع کریں جن کے مضامین ناقابلِ اشاعت ہوتے ہیں

(نصیر احمد۔ جھنگ)

(ناقابل اشاعت مضامین لکھنے والوں کے نام شائع کئے جائیں اور اسی طرح قلمی دوستی کا کالم بھی شروع کر دیا جائے تو رسالے کے کم از کم ۷، ۸ صفحے خرچ ہوں گے تو کیا نہ ان کی جگہ اچھے اچھے مضامین اور کہانیاں دے دیا کریں امید ہے بچے اسے پسند کریں گے۔) (بھائی جان)

میری رائے میں قلمی دوستی کا کالم شروع ہونا چاہیئے۔ یہ بہت مفید کالم ہے اس سے آپس میں واقفیت اور دوستی پیدا ہوتی ہے۔

(خلیل احمد سولنگی۔ گوجرانوالہ)

قلمی دوستی کا کالم ضرور شائع کریں۔ بھائیوں اور بہنوں سے میری گزارش ہے کہ ایسے لطیفے نہ بھیجیں جن سے ہمارے استاد یا بزرگ بد مذاق کا نام نہ لیں۔ جیسا کہ اس ماہ کا دوسرا لطیفہ ہے۔ (خالدہ منزہ۔ ڈیرہ غازی خان)

نقل شدہ چیزوں کی اشاعت سے رد کا جائے۔ اس کے لئے چند تجاویز ارسال ہیں۔

(۱) نقل شدہ چیزیں بھیجنے والوں کے نام رسالہ میں شائع کئے جائیں اور آئندہ کبھی ان کی کوئی چیز شائع نہ کی جائے جب تک وہ معافی نہ مانگ لیں۔

(۲) ہر تحریر کے ساتھ بچے اپنے والدین، قائد یا مربی صاحب کا تصدیق نامہ بھیجیں کہ یہ نقل شدہ نہیں ہے۔

(الطاف کراچی)

دو عظیم ہستیوں کی وفات سے دلی صدمہ ہوا ہے۔ سوال و جواب کا کالم جاری رکھا جائے۔ (محمد اشرف لوشاہی۔ کراچی)

کسی جگہ سے نقل کر کے چیزیں چھپوانے کے لئے بھیجنا رسالہ کی بدنامی کا باعث ہے امید ہے کہ احمدی بچے ایسی حرکت کر کے اپنے پیارے رسالہ "تشحیذ" کو بدنام نہیں کریں گے۔

(بھائی جان)

پچھلے ماہ دو عزیز ہستیاں ہم سے جدا ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ (زاہدہ نذیر)

قلمی دوستی کا کالم ضرور شائع کریں۔ بھائیوں اور بہنوں سے میری گزارش ہے کہ ایسے لطیفے نہ بھیجیں جن سے ہمارے استاد یا بزرگ بد مذاق کا نام نہ لیں۔ جیسا کہ اس ماہ کا دوسرا لطیفہ

— سلمہ —

Digitized by khalafat Library Rabwah

پاکستان کے چند شہروں کی وجہ تسمیہ

طاہرہ حبیب احمد حافظ آباد

کراچی

پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اس کی آبادی تمام شہروں سے زیادہ ہے۔ زمانہ قدیم میں یہ "کلاچی جوگتھ" کے نام سے مشہور تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی ہوتی رہی اور آخر اس شہر کا نام "کراچی" ہو گیا۔

لاہور

سنسکرت کے لفظ "لوح آور" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے "قلعہ" زمانے کی روش کے ساتھ یہ نام "لہاور" بن گیا۔ "لہاور" سے "لہور" اور گردش زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ "لاہور" ہو گیا۔

حیدر آباد

اس شہر کا پرانا نام "نیرون کوٹ" ہے ۱۷۶۱ء میں جب غلام شاہ کلہوڑا نے اسے صدر مقام بنایا تو اس کا نام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لقب "حیدر" کی نسبت سے "حیدر آباد" رکھ دیا گیا۔

راولپنڈی

پاکستان کا سابق عبوری دارالحکومت ہے یہ قوم راول کا مسکن تھا اس لئے اس کا نام "راولپنڈی" پڑ گیا۔

مُلتان

اس شہر کی تاریخ سکندرِ اعظم کے زمانہ سے شروع ہوتی ہے۔ سکندرِ اعظم ۳۲۵ء میں اس علاقے سے گزرا۔ اس شہر کی جگہ پہلے ریگستان تھا جس کا نام "ملی استھان" تھا۔

چین کا مشہور سیاح "ہیون سانگ" ۶۶۱ء میں ملتان آیا۔ ہیون سانگ نے ایک سفرنامہ لکھا جس میں لکھا ہے کہ:-

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اس شہر کا نام" ملتانہ" تھا"

البیرونی بھی لکھتا ہے :-

"اس شہر کا نام" ملتانہ" تھا۔

ایک اور مورخ نے بھی لکھا ہے :-

"اس شہر کا نام" ملی استھان" تھا"

ظہیر الدین محمد بابر کے عہد (۱۵۲۶ء) میں اسے "دارالامان" کہا جاتا تھا۔ زیادہ سیاحوں نے اس کا نام "ملی استھان" بتایا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نام بگڑتے بگڑتے "ملتان" ہو گیا۔

کوٹلہ

کوٹلہ کی تاریخ ۱۵۵۹ء سے شروع ہوتی ہے۔ تب اس پر مغل حکمران تھے۔ ۱۷۰۹ء تک اس پر صفوی، غلزی، بروہی اور درانی حاکم رہے۔ ۱۸۲۹ء میں انگریزوں نے اسے خان آف قلات سے خرید لیا۔

قدیم کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شاہ افغانستان نے جب درّہ کے راستے حملہ کیا تو خان آف قلات نے اس کی بہت مدد کی جس کے انعام کے طور پر شاہ افغانستان نے خان آف قلات کی والدہ کو یہ علاقہ دے دیا۔ یہ علاقہ پھر اقرا سیاب کے قبضہ میں آ گیا۔ اس نے اپنے بیٹے "کوٹا" کی نسبت سے اس کا نام رکھا جو بگڑ کر "کوٹا" سے "کوٹلہ" ہو گیا۔

سرگودھا

اس شہر کو "شاہینوں کا شہر" بھی کہتے ہیں موجودہ ہسپتال کے نزدیک ایک خوبصورت تالاب ہے جس کے کنارے ایک گودھا نامی پیر رہتا تھا اس طرح یہ بستی سرگودھا کے نام سے مشہور ہوئی۔

بہاولپور

بہاولپور کی بنیاد ۱۷۴۸ء میں نواب بہاول اوّل نے رکھی اور اپنے ہی نام پر اس کا نام بہاول پور رکھا۔

گوجرانوالہ

اس شہر میں پہلے گجر (دودھ بیچنے والے) بہت زیادہ آباد تھے اس لئے اس کا نام "گجرانوالہ" پڑ گیا۔ پہلے پہل اسے گجرانوالہ لکھتے اور پڑھتے تھے اور اب بھی ۵۰ فیصد لوگ "گجرانوالہ" ہی کہتے ہیں۔

حافظ آباد

عہد مغلیہ میں یہ شہر آباد ہوا۔ اکبر اعظم نے بھی ترک اکبری" یا اکبر نامہ میں حافظ آباد کا ذکر کیا ہے۔ اکبر کا مشہور درباری حافظ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ حافظ نے اس شہر کو آباد کیا اور اس کا نام "حافظ آباد" رکھا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

دہر میں سب سے بڑی نعمت باری کیا ہے؟

جناب مولوی محمد صدیق امرتسری مربی سلسلہ

بچو! اس دنیا میں سب سے بڑی نعمت کیا ہے؟
ہاں بتاؤ تو وہ اللہ کی رحمت کیا ہے؟

کوئی کہتا ہے کہ بینائی بڑی نعمت ہے
زندگی دنیا میں جس بن فقط اک زحمت ہے

نعمتِ عظمیٰ سمجھتا ہے کوئی دولت کو
جس کے کھو جانے پہ پھر روتا ہے وہ قسمت کو

عقلِ انساں کو سمجھتا ہے کوئی سب سے بڑی
ہے وہ حیوان فقط عقل نہ ہو جس کو ملی

کوئی کہتا ہے نہیں علم سے بڑھ کر کچھ بھی
اور جہالت سے یہاں شئی نہیں بدتر کوئی

تندرستی بھی ہے اللہ کی یک نعمت
نعمتیں لاکھ ہوں سب سے ہے مقدم صحت

کوئی کہتا ہے نہیں آگ سی نعمت کوئی
دے رہا پانی کو ہے اس پہ فضیلت کوئی

گر ہوا سے کوئی پوچھے تو کہے گی وہ یہی
میرے ہی دم سے تو قائم ہے حیاتِ بشری

حسن بھی کہتے ہیں، اک نعمتِ لاثانی ہے
نوعِ انساں کے لئے رحمتِ رحمانی ہے

نعمتیں قابلِ تعریف ہیں سب ہی یکساں
دینے والے پہ مری جان مرا دل قرباں

پھر بھی سچ کہتا ہوں ماں باپ سے بڑھ کر کوئی
میں نے اس دنیا میں نعمت نہیں پا کر کھوئی

Digitized by khalafat Library Rabwah

یہ وہ نعمت ہے کہ ملتی ہے فقط ایک ہی بار
پوچھ لو گر ہو یتیموں میں کوئی آپ کا یار

جنّتیں ماؤں کے قدموں میں ہیں پنہاں بچّو!
ہے شہنشاہِ دو عالمؐ کا یہ فرماں بچّو!

تم کو ماں باپ کی لے لوٹ محبّت کی قسم
اُن کے احسانوں کی، ایثار کی، شفقت کی قسم

کچھ بھی ہو تم انہیں بچّو کبھی اُف تک نہ کہو
خوش انہیں رکھنے میں کوتاہی ذرا بھر بھی نہ ہو

اُن پہ احسان پہ احسان ہی کرتے جاؤ
جھولیاں اُن کی سدا خوشیوں سے بھرتے جاؤ

اُن کی خدمت کو مرے پیارو غنیمت سمجھو
ہیں یہ احکامِ خدا ان کی حقیقت سمجھو

ہاں تو بچّو! کہو اب رائے تمہاری کیا ہے؟
دہر میں سب سے بڑی نعمتِ باری کیا ہے؟

شرط یہ ہے کہ ملے نظم میں ہی مجھ کو جواب
لکھ کے تشحیذ کو اب بھیجو شعر اپنے شتاب

ایسے اشعار جن اطفال کے اچھے ہوں گے
اور جوابات پسندیدہ و سچے ہونگے

اپنے نغمات[1] میں انعام میں دوں گا ان کو
اور بصد شوق و دعا پیش کروں گا ان کو

○

---

[1] اس تنظیم نیو مراد مادّی نعمتیں مراد ہیں۔ ورنہ مادی اور روحانی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کو پیش کی گئی سب سے عظیم اور مبارک ترین نعمت تو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

[2] کتاب "نغماتِ صدیقی"

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحہ

جناب مظفر احمد منہاس
ایم۔ایس سی (زراعت) — لائلپور

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم جو اماں جان کے نام سے معروف ہیں۔ وہ عظیم ہستی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام میں فرمایا:۔

"اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ"

یعنی میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔

اس سے زیادہ خوش قسمت کون ہو سکتا ہے جسے خدائی معیت حاصل ہو۔

حضرت ام المؤمنینؓ کی سیرت طیبہ اپنے دامن میں بے شمار اوصاف حمیدہ سمیٹے ہوئے ہے جس سے خدائی معیت کا نظارہ پوری آب و تاب سے ضو افگن ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے صبر و استقلال عطا فرمایا تھا چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیماری کے وقت جو اطمینانی نمونہ آپؓ نے دکھلایا۔ اس سے آپ کی قوتِ قدسیہ کا پتہ چلتا ہے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی چارپائی کے پاس برقع اوڑھ کر بیٹھی رہیں اور دعا کرتی رہیں کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار اپنے رب کریم سے یوں مخاطب ہوتیں:۔

"اے حیّ و قیوم خدا۔ اے میرے
پیارے مولا کریم اے قادر مطلق
خدا اے مُردوں کو زندہ کرنے والے
خدا تو ہی ہماری مدد فرما۔ اے
وحدہٗ لاشریک خدا میرے گناہوں کو
بخشدے میں گناہ گار ہوں میری
زندگی بھی ان کو دے دے۔ میری
زندگی کس کام کی ہے یہ تو دین کی
خدمت کرتے ہیں۔"

اور جب حضرت مسیح موعودؑ پر نزع کا عالم طاری ہوا تو رب کریم سے عرض کی:۔

"اے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑ
چلے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو"

جہاں یہ دعائیں حضرت اماں جانؓ کے صبر اور خدا تعالیٰ سے آپ کی محبت کا اظہار کرتی ہیں وہاں یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضرت اماں جانؓ کو حضرت

Digitized by khalafat Library Rabwah

مسیح موعودؑ سے حد درجہ محبت تھی اور وہ محبت رشتہ ازدواج سے بھی بڑھ کر تھی اسی لئے فرمایا کہ خدایا میری زندگی میں ان کو دے دے کہ یہ تیرے دین کی خدمت کرتے ہیں۔

حضرت اماں جان کتنی خوش قسمت ہیں جن کے لیلن مبارک سے وہ عظیم موعود پیدا ہوا جس کی بشارت الٰہی نوشتوں میں قدیم سے دی گئی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ جنہوں نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی اور دنیا نے ان سے برکت حاصل کی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ حضرت اماں جانؓ سے حضورؓ کی شادی خانہ آبادی بھی الٰہی نوشتوں میں سے ایک نشان تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ایک فارسی الہام میں بتایا گیا تھا کہ:۔

. . . . . .

. . . . . .

تیری شادی کے سامان ہم خود
کریں گے۔

اور ایسا ہی ہوا کہ کہاں قادیان کی گمنام بستی اور کہاں زلی کے سیتھوں کی ایک شہر اولی۔ یہ سب کچھ خدائے واحد کی قدرت کا ایک نشان تھا۔ یہ شعر آپ کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے ؎

"چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے
سب سے پہلے یہ کرم ہے میرے ذیشان تیرا"

اور جب حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہوئی تو حضرت ام المومنین جنازہ کے قریب تشریف لائیں اور چارپائی کے پاس کھڑے ہو کر دردناک آواز سے بولیں:

"تو نبیوں کا چاند تھا۔ تیرے سبب
میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے"

یہ تھا کامل ایمان کا ایک نمونہ اور وہ ایمان قوی جو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت و نبوت پر آپ رضؓ کو تھا۔ الغرض حضرت ام المومنین کی سیرت طیبہ کا ہر گوشہ، اتنا پیارا اور اتنا دل کش ہوتا ہے کہ بے اختیار آپ کے دل سے دعا نکلتی ہے۔۔۔

. . . . . .

. . . . . .

(امۃ الرحمٰن عزالہ)

○

نازلی کی عقلمندی

نازلی ایک امیر خاندان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ وہ خوب دل لگا کر پڑھتی اور کلاس میں سب سے اچھے نمبروں میں پاس ہوتی۔ نازلی جب صبح سویرے قرآن مجید کی تلاوت کرتی تو اس کی پیاری پیاری آواز سن کر اس کے والدین خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ نازلی پانچوں وقت نماز ادا کرتی۔ نازلی شروع ہی سے نیکی کی مجسم تصویر معلوم ہوتی تھی۔ نازلی ہر روز آٹھ بجے سکول جاتی اور چھٹی ہوتے ہی گھر واپس آجاتی۔ اس کے والدین اس

Digitized by khalafat Library Rabwah

سے بہت لاڈ پیار کرتے اور اس کی ہر بات مانتے تھے اسے اسکول جاتے وقت جیب خرچ کے لئے پیسے بھی دیتے تھے۔ نازلی کے ابا ایک کارخانے میں ملازم تھے ایک دن جب نازلی سکول سے گھر آئی تو اس کے ابا بستر پر لیٹے تھے۔ نازلی انھیں دیکھ کر دوڑتی ہوئی اپنی امی کے پاس گئی اور پوچھا امی جان۔ ابا جان کیوں لیٹے ہوئے ہیں۔ ڈیوٹی پر کیوں نہیں گئے؟ نازلی کی امی نے جواب دیا بیٹی تمہارے ابا جان کو بہت تیز بخار ہے اس لئے وہ کام پر نہیں جا سکے۔ نازلی دوڑ کر اپنے ابا جان کے پاس گئی اور اپنے ابا جان کا سر دبانے لگی۔ اس کے ابا نے پوچھا کون ہے تو وہ چارپائی کے نیچے چھپ گئی۔ اس کے ابا جان دو ماہ بیمار رہے جو پیسے جمع کئے تھے وہ سب ان کی بیماری پر خرچ ہو گئے لیکن نازلی کے ابا جان صحت یاب ہو گئے۔ دو ماہ کی بیماری کی وجہ سے ان کی ملازمت جاتی رہی اور وہ کہیں نئی سروس کی تلاش میں پھرنے لگے، آخر کار انھیں اسی کارخانے میں ملازم رکھ لیا گیا۔ جب نازلی کے ابا جان ڈیوٹی پر جانے لگے تو ان کے پاس بس کا کرایہ تک نہ تھا۔ یہ بات سن کر نازلی دوڑتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی اور اپنا پیسوں والا ڈبہ لا کر اپنے ابو کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اس کے ابا نے ڈبہ کھول کر دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور پوچھا

"بیٹی تم نے اتنے بہت سے پیسے کہاں سے لئے؟"

نازلی نے جواب دیا۔ "ابا جان! آپ ہر روز جیب خرچ کے لئے جو پیسے مجھے دیا کرتے تھے ان میں سے کچھ پیسے تو میں خرچ کر لیا کرتی تھی اور باقی اس ڈبے میں ڈال دیتی تھی۔ تاکہ ضرورت کے وقت کام آئیں"۔

نازلی کے ابا جان اس کی یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اسے پیار کیا اور پیسے لے کر کارخانے چلے گئے۔

عقلمند نازلی اپنے والدین کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اے میری بھائیو اور بہنو! ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم فضول خرچی سے بچیں اور ماں باپ یا دوسرے غریبوں کی مدد کریں۔

(لیف۔ آمد۔ نور نگر خادم)

○

کام کی باتیں

- ریشمی کپڑوں کو کیڑے سے بچانے کے لئے جہاں کپڑے رکھے ہوں وہاں لونگ پیس کر ڈال دیں۔
- ریشمی کپڑوں کے داغ دھبے دور کرنے کے لئے اسے ایسے پانی سے دھوئیں جس میں آلو ابالے گئے ہوں
- آنکھوں کو صحت مند رکھنے کے لئے روزانہ رات کو چھوٹی مکھی کا خالص شہد ڈالنا چاہیئے۔

(طاہرہ حبیب احمد۔ حافظ آباد)

Digitized by khalafat Library Rabwah

رومال پر کاڑھنے کیلئے خوبصورت پھول

انصار بنیدہ رنگوں
سے بنائیے!

(ہمیشہ ہمارے مکتب)

موتیوں کی خوب صورت بیل

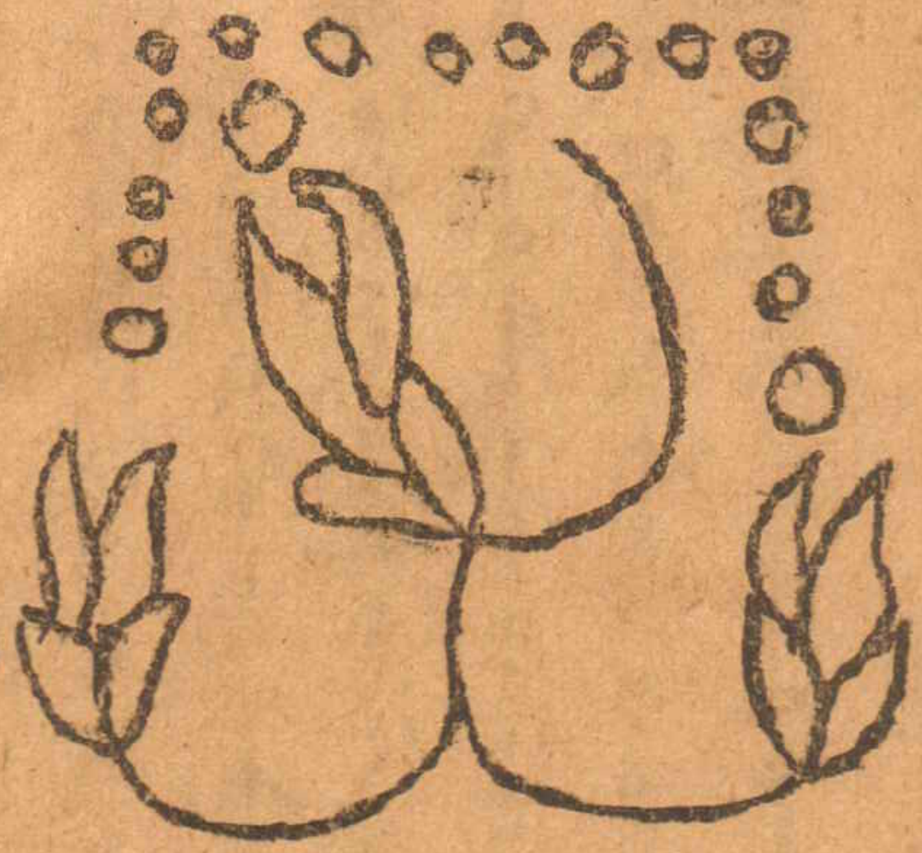

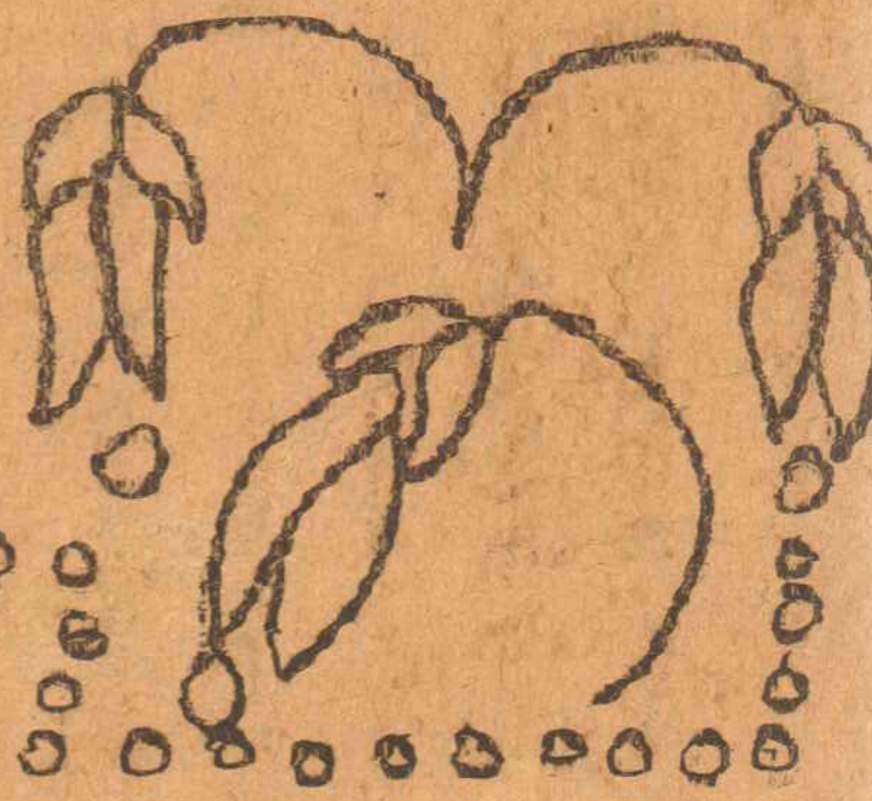

Digitized by khalafat Library Rabwah

لطیفے

مسافر (ریلوے ملازم سے) "کیا میں سرگودھا جانے والی گاڑی پکڑ سکتا ہوں؟"

ملازم: "اس کا دارومدار آپ کی دوڑ پر ہے۔"

مسافر: (حیرانی سے) "وہ کیوں؟"

ملازم: "اس لئے کہ سرگودھا جانے والی گاڑی دس منٹ پہلے روانہ ہو چکی ہے۔"

ایک چھوٹا بچہ ایک مکان کی گھنٹی تک ہاتھ پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک نیک دل بڑے میاں نے دیکھا تو گھنٹی کا بٹن دبا دیا اور بولے۔

"لو صاحب زادے تمہارے لئے اب کیا کر دوں؟"

لڑکا تیزی سے بولا۔ "اب تیزی سے یہاں سے بھاگ جائیں ورنہ پٹائی ہو گی۔"

(وسیم احمد ہاشمی لاہور)

ایک موٹا آدمی سیڑھیوں سے لڑھکتا ہوا نیچے جا گرا۔ ہوش میں آنے پر کراہتے ہوئے بولا۔

"ہائے! کیا میں زندہ ہوں۔"

"جی ہاں"۔ نرس نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"آپ تو زندہ ہیں مگر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھا ہوا خوانچہ فروش چل بسا۔"

(قدسیہ نور قدسی۔ حجرہ شاہ مقیم)

چھٹی کا دن تھا اور ہم ایک دعوت میں اپنے ہمسائے کے مہمانوں کے ہمراہ بیٹھے تھے۔ اس مہمان چوڑے سے ہمارے ایک ساتھی نے دریافت کیا کہ وہ کتنا عرصہ یہاں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

"جی!" مرد نے معنی خیز انداز میں جواب دیا۔ "اس ہفتہ سڑکوں پر ٹریفک کے حادثات میں مرنے والوں کی تعداد کا اندازہ ۶۸ لگایا گیا ہے اور ہم اس وقت تک باہر نہیں نکلیں گے جب تک یہ کوٹا پورا نہ ہو جائے۔"

(امۃ المتین فائقہ۔ ربوہ)

ایک شخص کسی دعوت میں گیا۔ وہ لگاتار کھانا ہی جا رہا تھا۔ سب لوگ حیران تھے۔ آخر ایک شخص نے تنگ آ کر کہا:

"صاحب! درمیان میں پانی تو پی لیتے؟"

وہ صاحب بولے:

"ارے درمیان آنے تو دیتے دو!"

(نعیم احمد صدیقی ربوہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجالس کی رپورٹ

مجالس اطفال اپنی نمایاں کارکردگی کی رپورٹ بغرض اشاعت دفتر ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" میں بھجوایا کریں۔

مثالی وقارِ عمل:

۲۰ مارچ ۱۹۷۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ چک ۴۹ ج ب ضلع جھنگ نے ایک مثالی وقارِ عمل منایا جس میں تمام خدام اور اطفال کے علاوہ چھوٹے بچوں اور انصار بزرگان نے بھی شرکت کی۔ زیرِ تعمیر مسجد میں تقریباً ۳ گھنٹے تک بڑے خلوص اور لگن کے ساتھ کام کیا گیا۔ وقارِ عمل کے بعد دعا ہوئی اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(ایم اے قمر۔ معتمد مجلس ۴۹ ج ب)

جلسہ مصلح موعودؓ:

مجلس اطفال الاحمدیہ حیدرآباد نے ۲۰ فروری ۱۹۷۷ء کو پہلے پہر صبح "جلسہ مصلح موعودؓ" منعقد کیا جس میں اطفال کے مابین ایک خصوصی تقریری مقابلہ کروایا گیا۔ عزیزم عرفان احمد ڈوگل، اور عزیزم جمیل احمد دوم قرار پائے۔ مجلس عاملہ کے ۷ ممبران نے مختصر تقاریر کیں۔ ناظم صاحب اطفال ضلع حیدرآباد نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا۔

(محمد عمر فاروق۔ ناظم اطفال حیدرآباد)

یومِ اشاعت:

مجلس اطفال الاحمدیہ حیدرآباد نے ۲۵ فروری ۱۹۷۷ء کو "یومِ اشاعت" منایا۔ مجلس عاملہ کے چار ممبران نے ناظم اطفال ضلع حیدرآباد کی قیادت میں ۱۱ میل کے علاقہ میں پھیلی ہوئی مجالس کا دورہ کیا۔ اجلاس منعقد کئے اور "تشحیذ الاذہان" کی اہمیت واضح کی۔ اطفال اور ان کے والدین سے انفرادی ملاقاتیں کی گئیں اور نئے خریدار بنائے گئے۔ جن میں سے تین غیر از جماعت بچے بھی شامل ہیں۔

(ناظم اطفال حیدرآباد)

ریجنل کارگزاری:

مورخہ ۲ مئی کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں اطفال الاحمدیہ کا ایک اجلاس ہوا جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس میں "تعیادِ کبیر" اور "تعیادِ صغیر" کے علیحدہ علیحدہ مقابلے ہوئے۔ جن میں اذان اور تلاوت کے مقابلے شامل تھے۔

اس اجلاس میں مکرم شیخ محمد اسلام دین ناظم اطفال شیخوپورہ شہر نے اطفال کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اختتام اجلاس پر اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو انعام دینے کا وعدہ کرتے ہوئے اختتامی دعا کرائی گئی۔ (رفیق احمد قمر شیخوپورہ)

○

(مرتبہ: عبدالسمیع خان)

Digitized by khalafat Library Rabwah

بچوں کا عشرہ وصولی

عزیز بچو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بڑی خوبیاں بیان فرمائی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے جو ثواب ملتا ہے۔ احمدی بچوں کو اس سے ہم کسی طرح محروم رکھ سکتے ہیں

عزیز بچے! جب یہ رسالہ آپ کے ہاتھ میں پہنچے گا اس وقت یہ عشرہ شروع ہو چکا ہوگا۔ ہر طفل کو چاہیئے کہ دوران عشرہ اپنا سالانہ چندہ مجلس اور اجتماع مکمل ادا کر دے کیونکہ سال ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی ہے۔ جہاں منتظمین کا یہ فرض ہے کہ وہ آپ سے چندہ وصول کریں وہاں آپ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ خود منتظمین کو اپنا چندہ جمع کروا دیں۔ اس طرح آپ سے اللہ میاں بھی خوش ہوں گے اور آپ کو ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ نیز آپ کو چاہیئے کہ اپنی مجلس کا سالانہ بجٹ مکمل کرنے میں منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔

پھر ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے چھوٹے پیارے بچے جو آج اطفال الاحمدیہ کہلاتے ہیں کل کو بڑے ہو کر جماعت احمدیہ کے فرد بنیں گے۔ اور انہوں نے بڑے ہو کر جماعت کی ذمہ داریوں کو اٹھانا ہے۔ اس لئے ان میں ابھی سے خدا کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ مختلف طریقے اختیار کرتی رہتی ہے۔ ان میں سے ایک طریق یہ بھی ہے کہ اطفال عشرہ (دس دن) کے چندوں کی وصولی کے لئے ایک خصوصی عرصہ منایا جائے اور اس دوران تمام بچوں کو خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کے بارے میں بتایا جائے تا انہیں چندہ دینے کا شوق پیدا ہو۔ اس سال یہ عشرہ وصولی یکم اگست سے ۱۰ اگست تک منایا جا رہا ہے۔

عزیز بھائیو! جو مجالس اس عشرہ میں اپنا سالانہ بجٹ سو فیصد ادا فرما کر مرکز کو مطلع فرمائیں گی۔ ان کے نام تشحیذ الاذہان میں شائع کئے جائیں گے۔ آخر میں میں پھر آپ سے یہ کہتا ہوں کہ محنت، کوشش اور دعا سے اس اہم ذمہ داری کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین!

لخدمت اللہ بشارت

سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو منعقد ہو رہا ہے (انشاء اللہ العزیز) آپ سے درخواست ہے کہ اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمادیں۔

(۱) اجتماع کے موقع پر خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ ہوگی۔ اس کے لئے آپ کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو اجلاس عام میں پیش کرنے کے بعد مجلس کی طرف سے ۲۵ اگست تک پہنچا دیں۔

(۲) نمائندگان شوریٰ: (الف) اگر آپ کی مجلس میں خدام کی تعداد بیس (۲۰) یا بیس سے کم ہے تو آپ کی مجلس کا صرف ایک نمائندہ ہوگا جو آپ خود بحیثیت قائد تشریف لائیں گے۔ اگر آپ کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکتے ہوں تو متبادل نمائندہ کا انتخاب جو گاڑی نامزدگی نہیں ہوگی (ب) اگر آپ کی مجلس میں خدام کی تعداد بیس سے زیادہ ہو تو پہلے نمائندہ آپ خود بطور قائد ہوں گے۔ اس کے بعد ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ہوگا جس کا انتخاب ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر آپ کی مجلس میں خدام کی تعداد ۵۰ ہے تو تین نمائندے مجلس کا حق ہوگا۔ پہلے آپ بطور قائد اور بقیہ دو کا انتخاب ہوگا۔ نمائندہ کے نام جلد تر جلد مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(۳) خدام کو اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیار کریں۔ اجتماع میں ایسے خدام کو شامل کرنے کی خاص طور پر کوشش کریں جو اس سے پہلے کبھی اجتماع میں شریک نہیں ہوئے۔

(۴) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے نام فوری ارسال فرما دیں

(۵) علمی مقابلہ جات کی تفصیل عنقریب آپ تک پہنچا دی جائیں گی۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کے نام فوری طور پر ارسال فرما دیں۔ اپنے ہاں علمی مقابلے کروا کر ان کا معیار بہتر کریں۔ صرف بہترین خدام کے نام ارسال کریں۔

(۶) اجتماع کے ظاہری، باطنی ہر لحاظ سے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے بے پایاں فضلوں کا وارث بنائے!

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ash-heez-al-Azhan Rabwah.
gd. No. 17128

Digitized by khalafat Library Rabwah

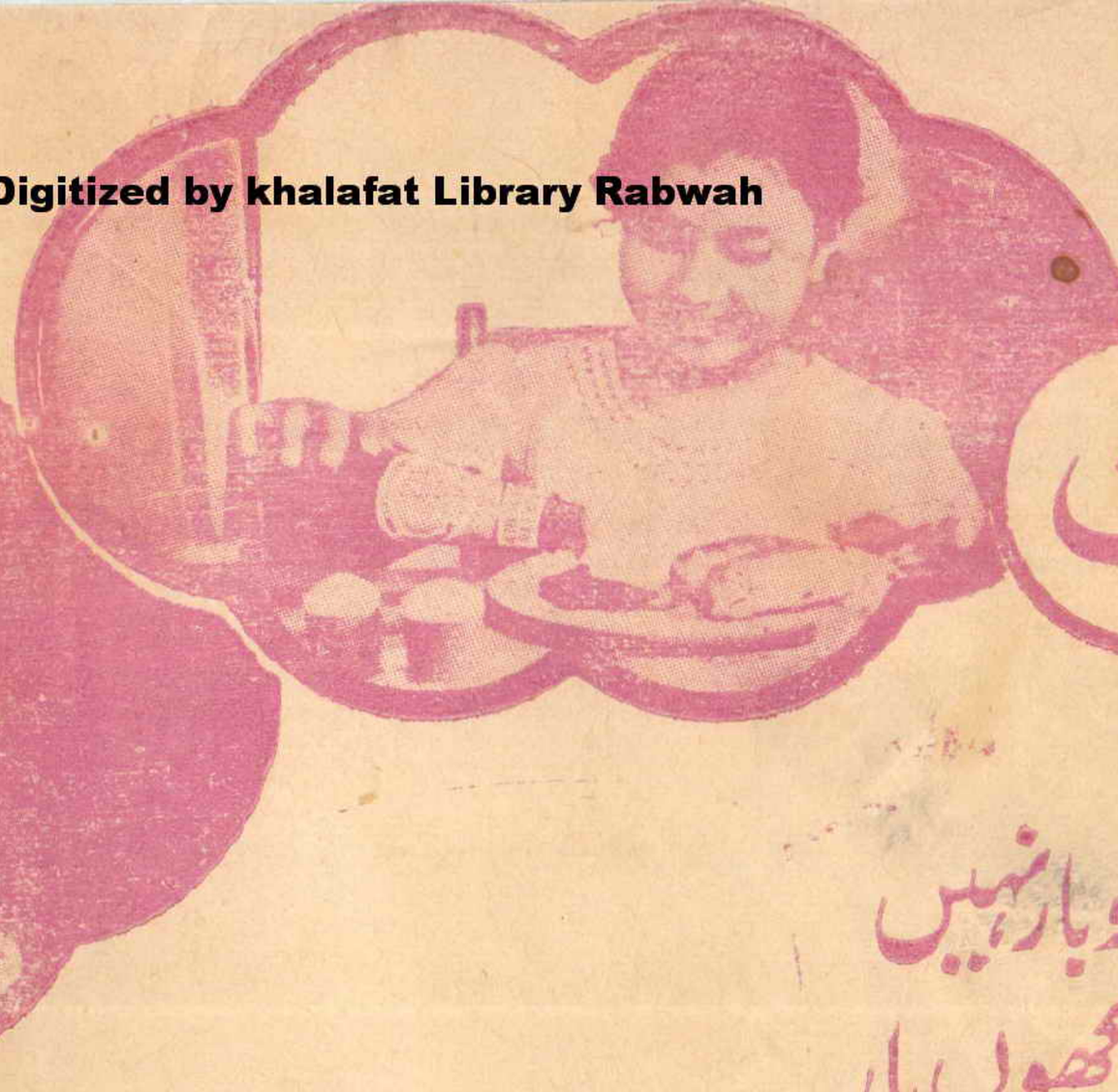

شیزان

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے
سب سے مزے دار

Art Press, Rabwah

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔ بند روڈ۔ لاہور